هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۲۷/جولائی ۲۰۰۱ء شمارہ ۳۰
۵/جمادی الاول ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۲۷/وفا ۱۳۸۰ ہجری شمسی

سچائی کی باریک تعلیم

حضرت عبداللہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک دن ہمارے گھر تشریف فرما تھے۔ میری والدہ نے مجھے بلایا اور کہاں یہاں آؤ تو میں تمہیں ایک چیز دوں گی۔ اس پر حضورؐ نے میری والدہ سے پوچھاکہ تمہارا اس کو کیا چیز دینے کا ارادہ تھا۔ کہنے لگی کھجور۔ آپؐ نے فرمایا اگر تم اس کو کچھ نہ دیتیں تو تمہارے نام ایک جھوٹ لکھا جاتا۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب التشدید فی الکذب)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

انسان کو اس خدا کی طرف رجوع کرنے کی حاجت ہے جس کے ہاتھ تمام اسباب اور اسباب در اسباب ہیں

"جب کہ قانون قدرت ہی بتلا رہا ہے کہ علم طب ظنّی اور تمام تدابیر اور معالجات بھی ظنّی تو اس صورت میں کس قدر بد نصیبی ہے کہ ایسے ظنّیات پر بھروسہ کر کے مبدء فیض رحمت سے بذریعہ دُعا طلب فضل نہ کیا جائے۔ دعا سے ہم کیا چاہتے ہیں؟ یہی تو چاہتے ہیں کہ وہ عالم الغیب جس کو اصل حقیقت مرض کی بھی معلوم ہے اور دوا بھی معلوم ہے وہ ہماری دستگیری فرماوے اور چاہے تو وہ دوائیں ہمارے لئے میسر کرے جو نافع ہوں اور یا اپنے فضل اور کرم سے وہ دن ہی ہم کو نہ دکھلاوے کہ ہمیں دواؤں اور طبیبوں کی حاجت پڑے۔ کیا اس میں شک ہے کہ ایک اعلیٰ ذات تمام طاقتوں والی موجود ہے جس کے ارادہ اور حکم سے ہم جیتے اور مرتے ہیں۔ اور جس طرف اس کا ارادہ جھکتا ہے تمام نظام زمین اور آسمان کا اسی طرف جھک جاتا ہے۔ اگر وہ چاہتا ہے کہ کسی ملک کی حالتِ صحت کسی وقت عمدہ ہو تو ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جس سے پانی اس ملک کا ہر ایک عفونت سے محفوظ رہے اور ہوا میں کوئی تغیر غیر طبعی پیدا نہ ہو اور غذائیں صالحہ میسر آویں۔ اور دوسرے تمام مخفی اسباب کیا ارضی اور کیا سماوی جو مضر صحت ہیں ظہور اور بروز نہ کریں۔ اور اگر وہ کسی ملک کے لئے وبا اور موت کو چاہتا ہے تو وبا کے پیدا کرنے والے اسباب پیدا کر دیتا ہے کیونکہ تمام ملکوت السمٰوات والارض اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور ہر ایک ذرہ دوا اور غذا اور اجرام اور اجسام کا اُس کی آواز سنتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ دنیا کو پیدا کر کے معطّل اور بے اختیار کی طرح الگ ہو کر بیٹھ گیا ہے بلکہ اب بھی وہ دنیا کا خالق ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ چند سال میں ہمارے جسم کے پہلے اجزاء تحلیل پا جاتے ہیں اور دوسرے اجزاء اُن کی جگہ آجاتے ہیں۔ سو یہ سلسلہ خَلق اور آفرینش ہے جو برابر جاری رہتا ہے۔ ایک عالم فنا پذیر ہوتا ہے اور دوسرا عالم اس کی جگہ پکڑتا ہے۔ ایسا ہی ہمارا خدا قیوم العالم بھی ہے جس کے سہارے سے ہر ایک چیز کی بقا ہے۔ یہ نہیں کہ اُس نے کسی روح اور جسم کو پیدا نہیں کیا یا پیدا کر کے الگ ہو گیا، بلکہ وہ فی الواقعہ ہر ایک جان کی جان ہے اور ہر ایک موجود محض اس سے فیض پا کر قائم رہ سکتا ہے اور فیض پا کر ابدی زندگی حاصل کرتا ہے جیسا کہ ہم بغیر اس کے جی نہیں سکتے ایسا ہی بغیر اس کے ہمارا وجود بھی پیدا نہیں ہوا۔ پس جبکہ وہ ایسا خدا ہے کہ ہماری حیات اور زندگی اُسی کے ہاتھ میں ہے اور اُسی کے حکم سے ہمارے وجود کے ذرات ملتے اور علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں تو پھر اس کے مقابل پر یہ کہنا کہ بغیر اس کی امداد اور فضل کے ہم محض اپنی تدبیروں پر بھروسہ کر کے جی سکتے ہیں کس قدر فاش غلطی ہے۔ نہیں بلکہ ہماری تدبیریں بھی اُسی کی طرف سے آتی ہیں۔ ہمارے ذہنوں میں تبھی روشنی پیدا ہوتی ہے جب وہ بخشتا ہے۔ پانی اور ہوا پر بھی ہمارا تصرف نہیں۔ بہت سے اسباب ہیں جو ہمارے اختیار سے باہر اور صرف قبضۂ قدرت خدائے تعالیٰ میں ہیں جو ہماری صحت یا عدم صحت پر بُرا اثر ڈالنے والے ہیں۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے ﴿وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ﴾(البقرہ:۱۶۵) یعنی ہواؤں اور بادلوں کو پھیرنا یہ خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے اور اس میں عقلمندوں کو خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کے اختیارِ کامل کا پتہ لگتا ہے۔ اور یہ پھیرنا دو قسم پر ہے۔ ایک ظاہری طور پر اور وہ یہ ہے کہ ہواؤں اور بادلوں کو ایک جہت سے دوسری جہت کی طرف اور ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف پھیرا جائے۔ دوسری قسم پھیرنے کی باطنی طور پر ہے اور وہ یہ کہ ہواؤں اور بادلوں میں ایک کیفیت تریاقی یا سمّی پیدا کر دی جائے تا موجب امن و آسائش خلق ہوں یا امراضِ وبائیہ کا موجب ٹھہریں۔ تو ان دونوں قسموں کے پھیرنے میں انسان کا دخل نہیں اور بکلّی انسانی طاقت سے باہر ہیں۔ اور بایں ہمہ ایک یہ مشکل بھی پیش ہے کہ ہماری صحت یا عدم صحت کا مدار صرف ان دو چیزوں پر نہیں بلکہ ہزار در ہزار اسباب ارضی و سماوی اور بھی ہیں جو دقیق در دقیق اور انسان کی فکر اور نظر سے مخفی ہیں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ تمام اسباب اُس کی جدوجہد سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ انسان کو اس خدا کی طرف رجوع کرنے کی حاجت ہے جس کے ہاتھ میں یہ تمام اسباب اور اسباب در اسباب ہیں"۔ (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۴۔۲۳۶)

احمدیوں کا نفوذ جوں جوں دنیا میں پھیلے گا حضرت رسول کریم ﷺ کی سچی محبت دنیا میں پھیلتی چلی جائے گی

اس زمانہ کے یہودی صفت مولویوں کا بھی وقت آنے والا ہے۔

جب اللہ ان سے نفرت کرتا ہے تو ضرور ان سے نفرت دنیا میں پھیلائی جائے گی۔

اللہ پاکستان پر احمدیوں کو یقیناً غلبہ عطا کرے گا۔ اس میں ایک ذرہ بھی شک کی گنجائش نہیں

(قرآن مجید کی مختلف آیات کے حوالہ سے صفت رحمانیت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۰/جولائی ۲۰۰۱ء)

لندن (۱۳/جولائی): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے قرآن مجید کی ان آیات کے حوالہ سے جن میں اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا ذکر ہے صفات الٰہیہ کے مضمون کو مزید آگے بڑھایا اور ان آیات کے معانی و مطالب کو وضاحت کے ساتھ احباب کے سامنے رکھا۔ سب سے پہلے سورۃ مریم کی آیات کے حوالے سے بتایا کہ رحمان نے ساری کائنات کو پیدا کیا ہے اور اسے سزاوار نہیں کہ بیٹا بنائے کیونکہ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے وہ سب اس کے حضور عبد بن کر آنے والا ہے۔ یعنی زمین و آسمان کی کوئی بھی چیز نہیں جو مخلوق اور بندۂ خدا ہونے سے باہر ہو۔

سورۃ مریم ہی کی آیت نمبر ۹۷ میں ذکر ہے کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان

کے لئے رحمان خدا محبت پیدا کر دے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کی وضاحت میں بعض مفسرین کی آراء کے بیان کے علاوہ آنحضرت ﷺ کی احادیث بھی پیش فرمائیں۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو جبریلؑ کو اس کی اطلاع دیتا ہے۔ چنانچہ وہ آسمان میں اس کا اعلان کرتا ہے اور سب فرشتے اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر اہل زمین میں اس شخص کی محبت و قبولیت پھیلائی جاتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ غیر احمدی مسلمانوں کی اکثریت کو آنحضرتؐ سے ایسی محبت ہے کہ مُلّاں اس محبت کے نام پر انگیخت کر کے نفرتیں پھیلاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ احمدیوں کا نفوذ جوں جوں دنیا میں پھیلے گا حضرت رسول کریم ﷺ کی سچی محبت دنیا میں پھیلتی چلی جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ اس زمانے کے جو یہود صفت مولوی ہیں ان کا بھی وقت آنے والا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ان سے نفرت کرتا ہے تو ضرور ان سے نفرت دنیا میں پھیلائی جائے گی۔ حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ مَیں نے تجھے چن لیا ہے اور اپنی محبت تیرے پر ڈال دی ہے۔ آپ سے محبت ساری دنیا میں عام کی جائے گی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ طٰہٰ کی بعض آیات پیش فرمائیں جن میں رحمان کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ الرحمٰن علی العرش استوی کہ رحمٰن عرش پر متمکن ہو گیا۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عرش کی بہت لطیف تفسیر بیان فرمائی ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے آپ کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے۔ اور بتایا کہ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے بھی منظہر تھے۔ آپؐ نے ان لوگوں کو بھی دعائیں دی ہیں جنہوں نے آپؐ پر سخت زیادتیاں کیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کے احمدیوں کو یقیناً غلبہ عطا فرمائے گا، اس میں ایک ذرّہ بھی شک کی گنجائش نہیں اور احمدی یقیناً آنحضرت ﷺ کی متابعت میں لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کہیں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں اپنی ایک پرانی رؤیا بھی سنائی کہ غیر احمدی بحث کے دوران آپ سے کہتے ہیں کہ ہم نے آپ پر اتنے ظلم کئے ہیں کہ جب آپ غالب آئیں گے تو ہم سے بدلہ لیں گے۔ تو حضور فرماتے ہیں کہ مَیں رؤیا میں ہی کہتا ہوں کہ ہم آپ سے ظلم کے ذریعہ نہیں بلکہ رحم کے ذریعہ بدلہ لیں گے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

شکستہ حال سا بے آسرا سا لگتا ہے
یہ شہر دل سے زیادہ دکھا سا لگتا ہے
ہر اک کے ساتھ کوئی واقعہ سا لگتا ہے
جسے بھی دیکھو وہ کھویا ہوا سا لگتا ہے
زمین ہے سو وہ اپنی ہی گردشوں میں کہیں
جو چاند ہے سو وہ ٹوٹا ہوا سا لگتا ہے
مرے وطن پہ اترتے ہوئے اندھیروں کو
جو تم کہو، مجھے قہر خدا سا لگتا ہے
جو شام آئی تو پھر شام کا لگا دربار
جو دن ہوُا تو وہ دن کربلا سا لگتا ہے
یہ رات کھا گئی ایک ایک کر کے سارے چراغ
جو رہ گیا ہے وہ بجھتا ہوُا سا لگتا ہے
دعا کرو کہ مَیں اس کے لئے دُعا ہو جاؤں
وہ ایک شخص جو دل کو دُعا سا لگتا ہے
تو دل میں بجھنے سی لگتی ہے کائنات تمام
کبھی کبھی جو مجھے تُو بجھا سا لگتا ہے
جو آ رہی ہے صدا غور سے سنو اس کو
کہ اس صدا میں خدا بولتا سا لگتا ہے
ابھی خرید لیں دنیا کہاں کی مہنگی ہے
مگر ضمیر کا سودا بُرا سا لگتا ہے
یہ موت ہے یا کوئی آخری وصال کے بعد
عجب سکون میں سویا ہوا سا لگتا ہے
ہوائے رنگِ دو عالم میں جاگتی ہوئی لے
علیؔم ہی کہیں نغمہ سرا سا لگتا ہے

(عبیداللہ علیمؔ)

ہومیو پیتھی طریق علاج کے ذریعہ
خدمت خلق اور حیرت انگیز شفا کے
دلچسپ اور ایمان افروز واقعات

نمبر ۱۱

آپ کے تجربہ میں بھی ایسے غیر معمولی شفا کے ایمان افروز واقعات ہوں تو اپنے ملک کے امیر صاحب یا مبلغ سلسلہ کی تصدیق اور توسّط سے ہمیں بھجوائیں تا کہ وہ بھی الفضل کے ذریعہ ریکارڈ میں محفوظ ہو جائیں۔ (مدیر)

محترمہ صائمہ شرجیل صاحبہ جرمنی سے لکھتی ہیں کہ میری بیٹی جس کا نام بجیلہ شرجیل ہے اس کی عمر پندرہ ماہ اور تین ہفتے ہو چکی تھی اور وہ ابھی تک چلتی نہیں تھی، کھڑی بھی ہوتی تھی تو دو منٹ سے زیادہ نہیں اور گر جاتی تھی۔

انہوں نے جرمنی جماعت کے شعبہ ہومیوپیتھی سے رابطہ کیا۔ حسب ذیل نسخہ تجویز ہوا: کالی فاس (Kali.Phos 6X) اور نیٹرم میور (Nat.Mur 6X) دن میں تین بار اور (Baryta Carb 200) ہفتہ میں ایک بار۔

وہ لکھتی ہیں کہ ۳/ مئی کو بچی کو دوائی دینی شروع کی اور خدا کے فضل سے ۱۰/ مئی کو اس نے چلنا شروع کر دیا۔ اور بالکل صحیح۔ الحمد للہ۔ ۱۲/ مئی کو بچی نے ۱۶ ماہ کی ہونا تھا اور اب خدا کے فضل سے بالکل ٹھیک چلتی ہے۔

☆......☆......☆......☆

جرمنی ہی سے مکرمہ سیفی نورین صاحبہ رقمطراز ہیں کہ ان کا بیٹا فواد چلتا نہیں تھا اور اس کی شنوائی بھی کمزور تھی۔ بچے کے چلنے کی کمزوری کے لئے حسب ذیل علاج تجویز کیا گیا:

Kali Phos، Ferr.Phos، Calc.Phos یہ تینوں دوائیاں 6X میں اور Baryta Carb 200 میں۔

اس دوائی کے استعمال کے کچھ عرصہ بعد وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چلنے لگ گیا۔

اس کے بعد اس کا کانوں کا مسئلہ ہوا۔ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ آپریشن کر کے کوئی آلہ کانوں میں رکھیں تا کہ گندہ پانی یا کوئی اور مواد کانوں کے اندر نہ جائے بلکہ باہر آئے۔ اس سے سماعت میں فرق پڑے گا ورنہ بچہ صحیح طور پر سُن نہیں سکے گا اور پھر بولے گا بھی نہیں۔ ڈاکٹروں نے فیصلہ کے لئے پندرہ دن دئے کہ آپریشن ہر صورت میں ہو گا۔ شعبہ ہومیوپیتھی جماعت جرمنی نے حسب ذیل نسخہ تجویز کیا:

Kali Phos، Ferr.Phos، Nat.Phos، Nat.Mur اور Silicea 6X میں ملا کر روزانہ دن میں تین بار اور Rhustox, 200 اور Sulphur 200 باری باری۔

پندرہ دن دوائی استعمال کرنے کے بعد جب چیک اپ کروایا تو ڈاکٹر نے کہا کہ کسی آپریشن کی ضرورت نہیں، کان بالکل ٹھیک ہیں۔ اس کے بعد تین سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے کبھی کان کا کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔ الحمد للہ۔

(مرسلہ: رانا سعید احمد۔ جرمنی)

واقفین نو کے لئے ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا:

”واقفین نو کے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو۔ وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔ آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے۔ یہ ایسا زخم ہوا کرتا ہے کہ جس کو لگتا ہے اس کو کم لگتا ہے جو قریب دیکھنے والا ہے اس کو زیادہ لگتا ہے۔ اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔ واقفین بچوں کو نہ صرف اس لحاظ سے بتانا چاہئے بلکہ یہ بھی سمجھانا چاہئے کہ اگر تمہیں کسی سے شکایت ہے خواہ تمہاری توقعات اس کے متعلق کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہوں اس کے نتیجے میں تمہیں اپنے نفس کو ضائع نہیں کرنا چاہئے“۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰/ فروری ۱۹۸۹ء)

علامہ اقبال کے فلسفہ کا لبّ لباب

جسٹس (ر) جاوید اقبال کے نقطۂ نظر کا تجزیاتی مطالعہ

(مسعود احمد خان دھلوی)

اس دور کے بہت دیدہ ور و نامور فلسفی، شاعر مشرق علامہ محمد اقبال مرحوم کے ۱۲۳ویں یوم پیدائش (۹رنومبر ۲۰۰۰ء) کے تعلق میں پاکستان کے قومی اخبارات میں ایک سلسلہ مضامین کی اشاعت کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ ان مضامین میں سے ایک مضمون کا عنوان تھا "مفکر پاکستان، شاعر مشرق علامہ محمد اقبال عہد حاضر کے نامور دانشوروں کی نظر میں"۔ ان نامور دانشوروں میں خود علامہ محمد اقبال کے فرزند ارجمند جناب جسٹس (ر) جاوید اقبال بھی شامل تھے۔ اس ضمن میں انہوں نے اپنے عظیم فلسفی والد کے فلسفہ کا لب لباب یا نچوڑ اپنی دانست کے مطابق پیش کیا اور پیش بھی کیا بہت سوچ سمجھ کر جچے تلے الفاظ میں۔

فکر اقبال کا ماحصل

جناب جسٹس (ر) جاوید اقبال نے جو کچھ رقم فرمایا وہ بقول ان کے ذاتی طور پر فکر اقبال کے گہرے مطالعہ پر مبنی ہے۔ انہوں نے اپنے ذاتی مطالعہ کے ماحصل کو ان الفاظ میں بیان فرمایا:

"میری نظر میں علامہ اقبال کی شخصیت کی کئی جہتیں ہیں۔ جہاں تک ان کے فکر و فلسفہ کا تعلق ہے مَیں یہ نہیں کہہ سکتا کہ مَیں نے ان کی رہبری میں اسے سمجھا کیونکہ ان کی وفات کے وقت میری عمر صرف تیرہ برس تھی۔ سو مَیں نے جو کچھ ان کے فکر کے متعلق سمجھا ہے وہ مطالعہ کر کے سمجھا ہے۔ عام طور پر تو یہی کہا جاتا ہے کہ علامہ اقبال برصغیر کے شمال مغرب میں ایک علیحدہ مسلم ریاست کے تصور کے خالق تھے لیکن میرے مطالعہ کے بعد ان کی یہ سوچ بھی ان کے فلسفہ کی ایک شاخ تھی۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ انہیں مفکر خودی سمجھا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر ایک نئے مسلم معاشرہ کے طالب تھے۔ یہ مسلم معاشرہ ان کے تصور میں تو رہ سکتا تھا لیکن اس کو حقیقت کے قالب میں ڈھالنا ضروری تھا اور اس مقصد کے لئے مسلم ریاست کی ضرورت کا انہیں احساس پیدا ہوا۔ ان کے فلسفہ سے ظاہر ہے کہ وہ اُن مفکروں میں سے تھے کہ (جو) صرف تغیر کو ہی ثبات سمجھتے تھے۔ تو گویا ان کی نگاہ میں اگر کوئی حقیقت مستقل ہے تو وہ صرف تبدیلی ہے اور اسی غرض سے ان کی نگاہ میں جن اقدار کی سب سے زیادہ اہمیت تھی وہ عزم تگ ودو اور مقاصد کو حاصل کرتے چلے جانا تھا۔ اسی لئے ایک فارسی کے شعر میں مجھے (اصل مراد مسلمانوں کی نئی نسل سے تھی) مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:

"کم کھاؤ، کم سوؤ اور کم بولو اور اپنے آپ کے گرد پرکار کی طرح گردش کرتے رہو"۔

مقصد یہ ہے کہ مقاصد کے حصول کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھنے سے (ہم) کبھی غافل نہ ہوں بلکہ اگلے مقصد کا تعین کر کے اس کے حصول کے لئے جدوجہد جاری رکھیں۔

علامہ اقبال ان فلسفیوں میں سے ایک تھے (جن کا نظریہ یہ تھا۔ ناقل) کہ انسان مسلسل ترقی کی منازل سے گزرتا چلا آ رہا ہے۔ آپ مولانا رومی اور جرمن شاعر گوئٹے کی طرح اس موقف کے حامل تھے کہ انسان کیڑوں مکوڑوں، نباتات اور جانوروں کی منازل سے گزر کر اس درجہ تک پہنچا ہے جہاں وہ اب موجود ہے۔ لیکن اس نے اپنی تگ و دو جاری رکھتے ہوئے فرشتوں سے بھی آگے نکلنا ہے۔ سو اقبال انسان کو اس حد تک آگے لے جاتے ہیں کہ وہ خدا کا ہم کار اور مشیر بن جائے یہاں تک کہ جب خدا بھی کوئی تقدیر بدلنی چاہے تو انسان کی منشا کے مطابق اسے بدلے گا۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

دوسرے الفاظ میں ان (علامہ اقبال) کے نزدیک اپنی تگ و دو کے ذریعہ انسان نے ایسی منازل تک پہنچنا ہے کہ وہ خدا کا مشیر ہو جائے تاکہ نہ صرف یہ دنیا بلکہ ساری کائنات کو بہتر سے بہتر بنانے میں وہ خدا کا معاون ہو۔

آدم کی تخلیق کے وقت جب فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تھا کہ یہ تخلیق فساد کا باعث بنے گی تو انہیں فرمایا گیا تھا کہ وہ نہیں جانتے جو اللہ جانتا ہے۔ سو ظاہر ہے اور اس بات کی تصدیق قرآن مجید سے بھی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کو انسان سے بہت توقعات ہیں۔ یہ انسان اقبال کا مرد مومن ہے"۔ (رونامہ جنگ لاہور ۳رنومبر ۲۰۰۰ء رنگین صفحہ الموسوم "جریدۂ ادب")

جناب جاوید اقبال کے نقطۂ نظر کا تجزیہ

ہم نے جناب جسٹس (ر) جاوید اقبال کا نقطۂ نظر ان کے اپنے الفاظ میں از اول تا آخر من و عن درج کر دیا ہے تاکہ سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے اقتباس پیش کرنے اور غلط نتائج اخذ کرنے کا الزام عائد کرنے کی گنجائش نہ نکالی جاسکے۔ مولانا رومیؒ جیسے عظیم صوفی اور بے دین جرمن فلسفی شاعر گوئٹے میں کوئی فکری مناسبت پائی جاتی ہے یا نہیں یہ الگ موضوع ہے اور اس کا تفصیلی جائزہ ایک علیحدہ مضمون کا متقاضی ہے۔

اس بحث میں پڑے بغیر کہ انسان کیڑوں مکوڑوں اور نباتات و حیوانات کے ارتقائی منازل میں سے گزر کر موجودہ انسانی شکل اور درجہ تک پہنچا ہے یا کیڑے مکوڑے اور حیوانات الگ الگ ابتدائی حالت میں معرض وجود میں آنے کے بعد الگ الگ ارتقائی منازل میں سے گزر کر اپنی موجودہ ہئیت و حالت کو پہنچے ہیں۔ ہم قارئین کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ جناب جسٹس (ر) جاوید اقبال نے فکر اقبال کے بارہ میں اپنا نقطۂ نظر پیش کر کے اپنے والد بزرگوار علامہ محمد اقبال کو بنیادی طور پر خالصۃً ایک فلسفی کے روپ میں پیش کیا ہے اور ان کے پیش کردہ افکار اور فلسفہ کا ماحصل اپنے الفاظ میں بیان کر کے اس امر کی کوشش کی ہے کہ ان کے فلسفہ کے لب لباب اور نچوڑ تک عام پڑھے لکھے انسانوں کی رسائی ہو سکے۔

اگر ان کی تصریحات کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مغربی فلسفی تو اپنی فکری اپچ کی زد میں بہہ کر بالآخر دہریت کی طرف نکل گئے اور خدا تعالیٰ کی ہستی کا ہی انکار کر بیٹھے۔ اس کے بالمقابل فکر و فلسفہ اقبال کی جس تفہیم سے دنیا کو جناب جاوید اقبال نے روشناس کرایا ہے اس کی رو سے علامہ اقبال ہستی باری تعالیٰ کے تو منکر نہیں ہیں البتہ وہ اس تفہیم کی روشنی میں اپنے فلسفۂ خودی کے بل پر انسان کو بالآخر ایک رنگ میں اس کی ہمسری اور برابری کے درجہ تک پہنچانے کے مدعی نظر آئے بغیر نہیں رہتے۔

جناب جسٹس (ر) جاوید اقبال کے فہم رسا کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو علامہ اقبال خدا کی پیدا کردہ وسیع و عریض کائنات اور اس میں اللہ تعالیٰ کے جاری کردہ محکم و ابلغ نظام سے پوری طرح مطمئن نہیں ہیں اس لئے وہ اپنی خودی کو درجۂ کمال تک پہنچانے والے انسان (مرد مومن) کو خدا کے مشیر و ہم کار اور معاون و مددگار کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں تاکہ خدا اپنے ہی پیدا کردہ ایسے انسان (جو اپنی نشوو ارتقاء کے لئے اس کی صفت ربوبیت کا سر تا سر محتاج ہے) کے ساتھ مشاورت اور اس کی عملی معاونت سے اس کائنات اور اس میں جاری و ساری نظام کو بہتر سے بہتر بنا سکے۔ جناب ڈاکٹر جاوید اقبال کے بقول علامہ کا یہ شعر۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

بندۂ مذکور کی اپنی تقدیر اور اس کے مستقبل کی عملی تعبیر تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کا اصل مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی پیدا کردہ وسیع و عریض کائنات میں جب بھی کسی تقدیر کو بدلنا چاہے یا کوئی نئی تقدیر نافذ کرنا چاہے تو پہلے اپنے معاون و مددگار اور مشیر و ہم کار انسان سے جو خودی کو درجۂ کمال تک پہنچانے میں کامیاب ہو گیا ہے پوچھے گا کہ اس بارہ میں اس کی خواہش اور منشا کیا ہے اور اس کی منشا کے مطابق نئی تقدیر کی تعیین کر کے اسے نافذ کرے گا اور اس طرح خدا اور مرد مومن کے اشتراک عمل سے کائنات کی بہتر صورت گری کی راہ ہموار ہوتی چلی جائے گی اور یہ سلسلہ غالباً تا ابد جاری و ساری رہے گا۔

قرآن و سنّت کا محاکمہ

طبعاً سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسان کی خودی کا تصور اور پھر اس کی اس حد تک خود سری اور رفعت و بلندی قرآنی تعلیمات اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہے یا نہیں؟۔

یوں تو معتقدین اقبال ان کے پیش کردہ فلسفہ خودی کو خود بینی و خود نگری و خود شناسی نیز خودداری و خود اعتمادی اور بلند نظری و بلند پروازی و بلند ہمتی اور جہد مسلسل اور بے خوفی و نڈری، عزت نفس کی بہر طور پاسداری اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کبھی نہ ختم ہونے والی جہد مسلسل اور ارفع سے ارفع منازل کی طرف ہمیشہ جاری رہنے والی مردانہ وار پیشقدمی سے تعبیر کرتے رہے ہیں لیکن یہ امر ظاہر و باہر اور اظہر من الشمس ہے کہ ایسی خودی اور اس کی اس حد تک نشوو ارتقاء اور رفعت و بلندی کا جس کے نتیجہ میں انسان اس کے اپنے ذہن اور فہم و ادراک سے کہیں بالا کائنات کا انتہائی پیچیدہ اور وراء الوراء نظام کامیابی سے چلانے میں قادر مطلق کا مشیر و ہمکار اور معاون و مددگار بن بیٹھے، قرآنی تعلیمات اور سنت نبوی ﷺ سے دُور کا بھی کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔ ایسی بے انداز و بے حساب اور بے لگام انسانی خودی کی زد خدائے وحدہ لاشریک کی ذات بے ہمتا و وراء الوراء اور اس کی لامحدود قدرتوں اور طاقتوں پر پڑتی ہے۔

ذات باری کے متعلق قرآن مجید کا یہ تعلیم دینا کہ ﴿قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ﴾ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خدا واحد و لاشریک ہے اور اس لئے واحد و لاشریک ہے کہ وہ الصَّمَد ہے صَمَد کے لفظ میں دو معانی از خود مضمر ہیں اور وہ یہ ہیں کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور دوم یہ کہ کائنات کی ہر چیز اپنی بقا اور ہر حاجت کے لئے اُس کی محتاج ہے تو وہ قادر مطلق ہوتے ہوئے اپنی غیر محدود صفات اور قدرتوں کو بروئے کار لانے میں اپنے آپ کو یعنی اپنی ذات بے ہمتا اور وراء الوراء کو کسی ناپائیدار ہستی (جو پیدا ہی ضعیف کی گئی ہے) کی مشاورت اور امداد و اعانت کا محتاج کیوں اور کیسے بنا سکتا ہے۔

یہ تصور ہی کہ وہ اپنے پیدا کردہ ضعیف البنیان فانی انسان کو (خواہ وہ انسان اپنی مستعار صلاحیتوں میں کتنی ہی ترقی کیوں نہ کر جائے) اپنا ہمکار اور معاون و مددگار بنانے کی احتیاج میں مبتلا ہو سکتا ہے سراسر باطل ہے۔ اسلام ایسے تصور کا قطعاً متحمل نہیں ہو سکتا۔ لادینی مغربی فلسفہ کی موشگافیوں میں تو اس کی گنجائش نکل سکتی ہے اسلام میں اس کی گنجائش نکالنے کی کوشش بہت ناروا جسارت کے مترادف ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بڑے واضح اور غیر مبہم انداز میں واضح فرمایا ہے کہ اے انسانو! تم اللہ کے محتاج ہو اللہ خود ہر احتیاج سے بالا ہے۔ یہ آیت اس حقیقت پر شاہد ناطق ہے۔

﴿یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰهِ. وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ. اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ﴾ (فاطر:۱۶،۱۷)

یعنی اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو لیکن ایک اللہ ہی ہے جو غنی ہے (یعنی صرف اسی کی ذات ہے جو کسی کی محتاج نہیں)۔ اگر وہ چاہے تو وہ تمہیں فنا

کردے اور تمہاری جگہ کوئی نئی مخلوق لے آئے۔ یہ بات اللہ کے لئے کچھ دشوار نہیں (یعنی بالکل آسان ہے کیونکہ وہ اس پر بھی قادر ہے)۔

یہ امر ظاہر و باہر ہے انسان اپنی خلقت کے لحاظ سے ضعیف البنیان ہے اور آنی و فانی ہے اور اپنی ہستی برقرار رکھنے کے لئے بھی خدا کے فضل کا یکسر محتاج ہے۔ برخلاف اس کے خدا قادر مطلق ہے اور سرے سے کسی کا محتاج نہیں ہے۔ وہ قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا ہے اور ہر قسم کی احتیاج سے یکسر بالا ہے اسے بھلا کیا ضرورت ہے کہ وہ اس انسان کو جسے وہ خود نیست سے ہست میں لایا ہے اور جو ہر لحظہ و ہر آن اس کی ربوبیت کا محتاج ہے۔ اسے اپنی پیدا کردہ وسیع و عریض کائنات کے وراء الوراء نظام کے چلانے اور اسے بہتر سے بہتر بنانے میں اپنا صلاح کار بنائے اور پھر اس کی خواہش اور منشا کے مطابق کائنات میں نئی تقدیریں نافذ کرے۔ انسان کو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی (یعنی انسان کی) انتہائی کمزوری اور بے بسی و محتاجی کا ذکر کرتے ہوئے اپنے کلام پاک میں یاد دلایا ہے:

﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا. اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا. اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا﴾ (الدھر: ۲ تا ۴)

مفہوم ان آیات کا یہ ہے کہ کیا زمانی لحاظ سے ہر انسان پر ایک ایسا وقت نہیں گزرا جبکہ وہ قابل ذکر چیز ہی نہ تھا۔ ہم نے انسان کو ایک ایسے نطفہ سے پیدا کیا ہے جس میں مختلف قوتیں ملی ہوئی تھیں تاکہ ہم اس کی آزمائش کریں۔ تو ہم نے اس کو سننے والا اور دیکھنے والا بنا دیا۔ ہم نے اسے اس کے مطابق حال رستہ بتا دیا یعنی خواہ وہ شکر کرے یا نافرمان ہو جائے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انسان کی اور بہت سی کمزوریاں گنوائی ہیں مثلاً انسان زن و مال کی محبت میں حد سے گزر جاتا ہے۔ (الفجر آیت ۲۱)۔ انسان بڑا ہی تنگ دل ہے (بنی اسرائیل آیت ۱۰۱)۔ انسان بخیل ہے (المعارج آیات ۲۲)۔ انسان گستاخ واقع ہوا ہے (العلق آیات ۷، ۸)۔ انسان بے صبرا پیدا ہوا ہے (المعارج آیات ۲۰، ۲۱)۔ انسان بڑا جلد باز ہے (بنی اسرائیل آیت ۱۲)۔ انسان جھگڑالو ہے (یٰس آیت ۷۸)۔ انسان مصیبت میں ناامید ہو جاتا ہے (ھود آیت ۱۰)۔ انسان مغرور ہے (الانفطار آیت ۷)۔ انسان کے ارمان پورے ہونے میں نہیں آتے (النجم آیت ۲۵) وغیرہ وغیرہ۔

انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود اس میں کمزوریوں اور کوتاہیوں کی بھی کمی نہیں۔ وہ اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کی وجہ سے جو بہت سی کمزوریوں کے باوجود اس میں ودیعت کی گئی ہیں ایسے مقام پر فائز نہیں ہو سکتا کہ خدا اپنی پیدا کردہ بے انتہاء وسیع و عریض کائنات جو انسانی فہم و ادراک سے بالا ہے کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے قادر مطلق خدا کا مشیر و معین و مددگار اور ہم کار و ہمسر بن سکے۔ جس کائنات کو بہتر سے بہتر بنانے کا تصور علامہ اقبال کے فلسفہ کی رو سے جناب ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب کے ذہن میں ابھرا ہے اس کے متعلق خود خدا کہتا ہے کہ خدا کی تخلیق اور اس میں جاری و ساری نظام اس قدر محکم و ابلغ اور کامل و مکمل ہے کہ اس میں کوئی خامی، کوئی کمی یا کوئی نقص سرے سے ہے ہی نہیں کیونکہ یہ اس قادر مطلق احد و واحد ہستی کا تخلیق کردہ ہے جو ہر عیب سے پاک اور نقص سے منزہ ہے۔ وہ سراپا حسن ہی حسن ہے اور اس کی ہر تخلیق اس کے بے مثل و مانند حسن کی آئینہ دار ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک چیلنج کے رنگ میں ہر معترض کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:-

﴿اَلَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا. مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ. فَارْجِعِ الْبَصَرَ. هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ. ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ﴾ (سورۃ الملک آیات ۴، ۵)

وہی (یعنی خدا تعالیٰ ہی ہے) جس نے سات آسمان (اور ان میں جو کچھ ہے ان سمیت) درجہ بدرجہ تخلیق کئے ہیں۔ اگر تو رحمٰن (خدا) کی تخلیق کو دیکھے تو اس میں کوئی خامی تجھے نظر نہ آئے گی اور تو اپنی آنکھ کو (اِدھر اُدھر) پھیر کر اچھی طرح دیکھ لے! کیا تجھے (خدا کی تخلیق کردہ کائنات میں کسی جگہ بھی) کوئی رخنہ نظر آتا ہے۔ پھر بار بار نظر کو چکر دے وہ آخر تیری طرف ناکام ہو کر لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہوئی ہوگی (اور اسے کوئی رخنہ نظر نہیں آئے گا)۔

عبُودیتِ کاملہ کا اعلیٰ ترین نمونہ

قرآن مجید کی مندرجہ بالا اور متعدد دیگر آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق ارض و سماوات ہے اور یہ کائنات اس کے وضع اور نافذ کردہ نہایت محکم و ابلغ نظام کی پابند ہے اور یہ نظام ہی اس کی بقا کا ضامن ہے۔ سورج کے طلوع و غروب ہونے اور دن رات کے آگے پیچھے آنے سے خشکی و تری میں پائی جانے والی زندہ مخلوق نیز جمادات و نباتات سب اسی کے وضع و نافذ کردہ نظام کے تابع ہیں۔ پوری کائنات اور اس میں پائی جانے والی جملہ اشیاء پر ان کے خالق و مالک خدا کے تصرفات ہر لحظہ اور ہر لحہ جاری و ساری ہیں حتی کہ درختوں کا کوئی ایک پتہ بھی اس کے حکم کے بغیر نہیں گرتا۔ اشرف المخلوقات یعنی انسان کو اس نے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کی مخلوق کا ذرّہ ذرّہ اس کی ربوبیت کا محتاج ہے اور وہ خود کسی کی مدد و اعانت کا محتاج نہیں۔ موت و حیات یعنی فنا و بقا سب اس کے اختیار میں ہے۔ کوئی بظاہر دنیوی لحاظ سے کیسا ہی صاحب اختیار ہو اس کے اختیار کی اس کے آگے پرکاہ کے برابر بھی حیثیت نہیں۔ انسان کا اس کا ہمکار اور معین و مددگار بننا تو کجا وہ تو اپنے ایک ایک سانس کے لئے اپنے پروردگار کا محتاج ہے۔ وہ اس کی عطا کی ہوئی صلاحیتوں اور طاقتوں سے جتنا جی چاہے ترقی کر لے اس کا اصل مقام عبودیت اور اطاعت کاملہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اس کا سب سے اعلیٰ و اولیٰ اور افضل و اکمل نمونہ نبیوں کے سردار حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے دکھایا۔ آپؐ صفاتِ الٰہیہ کے مظہر اتم بنے اور اس معراج کو پہنچے جہاں کسی اور کی رسائی ممکن نہ ہو سکی اور نہ ہو سکتی تھی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے "لَوْ لَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ" فرما کر آپؐ کو وجہ تخلیق کائنات قرار دیا تھا۔ اسی لئے آپؐ نے تسلیم و رضا اور اطاعت باری تعالیٰ اور فنافی اللہ کا نہایت اعلیٰ و ارفع نمونہ دکھایا۔ وجہ تخلیق کائنات کے افضل ترین مقام پر فائز ہونے کے باوجود آپ کی ذاتِ اقدس میں خشیت الٰہی کا یہ اثر تھا کہ فرمایا کرتے تھے مجھ کو نہیں معلوم کہ مجھ پر کیا گزرے گی۔ ایک دفعہ آپؐ نے نہایت مؤثر طرز سے خطبہ میں ارشاد فرمایا: "اے معشر قریش! اپنی آپ خبر لو۔ مَیں تم کو خدا سے نہیں بچا سکتا۔ اے بنی عبد مناف! مَیں تم کو بھی خدا سے نہیں بچا سکتا۔ اے عباس بن عبد المطلب! مَیں تم کو بھی خدا سے نہیں بچا سکتا۔ اے صفیہ! (رسول خدا ﷺ کی پھوپھی) مَیں تجھ کو بھی خدا سے نہیں بچا سکتا۔ اے محمدؐ کی بیٹی فاطمہ! مَیں تجھ کو بھی خدا سے نہیں بچا سکتا۔ خشیت الٰہی کی وجہ سے اکثر آپؐ پر رقت طاری ہو جاتی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن شخیرؓ ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ مَیں ایک بار خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ دیکھا تو آپؐ نماز میں مشغول ہیں، آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، روتے روتے ہچکیاں بندھ گئی تھیں کہ معلوم ہوتا تھا کہ چکی چل رہی ہے یا ہانڈی اُبل رہی ہے۔ ایک دفعہ کسی غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے، راہ میں ایک پڑاؤ ملا، کچھ لوگ بیٹھے تھے۔ آپؐ نے فرمایا تم کون ہو؟ بولے ہم مسلمان ہیں۔ ایک عورت بیٹھی چولہا سلگا رہی تھی پاس ہی اس کا لڑکا تھا۔ آگ خوب روشن ہو گئی اور بھڑک گئی تو بچے کو لے کر آپؐ کی خدمت میں آئی اور بولی آپ رسول اللہ ہیں؟ ارشاد ہوا: "ہاں بیشک"۔ پھر اس نے پوچھا ایک ماں اپنے بچہ پر جس قدر مہربان ہے کیا خدا اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: "ہاں بے شک"۔ اس نے کہا تو ماں اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی۔ آپؐ پر گریہ طاری ہو گیا۔ پھر سر اٹھا کر فرمایا خدا اس بندے کو عذاب دے گا جو سرکش اور متمرد ہے، خدا سے سرکشی کرتا ہے اور اس کو ایک نہیں کہتا"۔

(ماخوذ از سیرۃ النبیؐ جلد دوم تالیف شبلی نعمانی طبع دوم ۱۳۳۱ھ۔ اعظم گڑھ۔ صفحہ ۳۶۵ تا ۳۶۸)

افضل الرسل خاتم النبیین حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ سے متعلق قدیم و جدید جملہ کتب اس قسم کے واقعات سے پُر ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ عبد کامل اور اول المسلمین ہونے کی حیثیت سے آپؐ کی حیات طیبہ جہاں غلبۂ حق کی مہم کو پرزور اور مؤثر رنگ میں جاری رکھنے میں جہد مسلسل، انتھک مساعی جمیلہ اور بے مثال قربانیوں کی آئینہ دار تھی وہاں تعلق باللہ کے سلسلہ میں آپؐ کی مطہر زندگی سراسر عجز و نیاز، تسلیم و رضا، رقت و گریہ، خوف و خشیت، تضرع و ابتہال سے معمور عبادات اور اس کے ساتھ ساتھ توکل و رجاء سے عبارت تھی۔ سیرت طیبہ پر مشتمل جملہ کتب اس بات پر شاہد ہیں کہ آنحضور ﷺ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ کا مشیر اور معاون و مددگار اور اس کا ہم کار ہونے کا امتیاز حاصل ہے اور وہ کائنات میں جو بھی تقدیر نافذ کرتا ہے میرے مشورہ سے میری منشا کے مطابق نافذ کرتا ہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

MTA انٹرنیشنل کے یورپین ناظرین کے لئے اہم اعلان

نشریات کے ڈیجیٹل دور کے تقاضوں کے پیش نظر یورپ میں MTA کی Analogue نشریات کا اختتام اگست ۲۰۰۸ء میں ہو رہا ہے۔

ایم ٹی اے کی ڈیجیٹل سروس حسب معمول Eutelsat Hotbird سیٹلائٹ پر جاری ہیں۔ ان ڈیجیٹل نشریات کے حصول کے لئے ڈیجیٹل ریسیور اور سیٹلائٹ ڈش درکار ہوں گی۔ مکمل تفصیل حسب ذیل ہے:

Position	13 degree East
Vide Frequency	10722 MHz
Polarisation	Horizontal
Symbol Rate	29900
FEC	3/4
Video PID	Auto
Audio PID	Auto
PCR PID	Auto

ناظرین کو چاہئے کہ وہ ایم ٹی اے کی نشریات کو بدستور حاصل کرنے کے لئے مندرجہ بالا تبدیلی کو مد نظر رکھتے ہوئے مناسب ڈیکوڈر وغیرہ کا انتظام بروقت کر لیں۔ اس سلسلے میں مزید معلومات کے لئے اپنے ملک کے ایم ٹی اے یا سمعی بصری کے شعبہ سے رابطہ قائم کریں۔

(چیئرمین ایم ٹی اے انٹرنیشنل)

خطبه جمعه

آج ہر ملک میں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے حق میں بڑے زور سے آوازیں اٹھ رہی ہیں

تہجد کی نماز کی عادت ڈالنی چاہئے اور اس میں استغفار سے کام لینا چاہئے، اس کے نتیجہ میں آپ اللہ کو بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پائیں گے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۲/جون ۲۰۰۱ء ۲۲/احسان ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ اَكْثَرُهُمْ لَايَعْقِلُوْنَ . وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ . وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (سورة الحجرات آيات ٥-٦)

یقیناً وہ لوگ جو تجھے گھروں سے باہر سے آوازیں دیتے ہیں اکثر ان میں سے عقل نہیں رکھتے۔ اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تو خود ہی ان کی طرف نکل آتا تو یہ ضرور ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ان آیات کریمہ میں ایسا واقعہ بیان ہوا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں بارہا پیش آتا رہا ہے اور قرآن کریم کی یہ گواہیاں ایسی ہیں جن کے لئے کسی حدیث کی ضرورت نہیں کیونکہ قرآن کریم سے زیادہ قطعی یقینی گواہی اس زمانہ کی اور نہیں مل سکتی۔ چنانچہ کچھ لوگ ایسے تھے جو بداخلاق اور بد تمیز تھے اور رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر سے خود باہر آنے سے پہلے آوازیں دے کے بلایا کرتے تھے کہ اے فلاں فلاں! یا رسول اللہ بھی کہتے ہونگے، آپ باہر تشریف لائیں یا باہر آجائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس بد خلقی کو ناپسند فرماتا ہے۔ کہتا ہے کہ ہر گز محمد رسول اللہ ﷺ کو آوزیں دے کر باہر نہ بلایا کرو اور صبر سے انتظار کیا کرو یہاں تک کہ وہ خود باہر تشریف لے آئیں۔ اگر تم ایسا کروگے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ یعنی تمہاری ان بد تمیزیوں سے بھی اللہ تعالیٰ نے صرف نظر فرمایا ہے اور چاہتا ہے کہ تم پر پھر بھی رحم کرے اور پھر بھی تمہیں بخش دے اس لئے تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ آئندہ سے ان حرکتوں سے باز رہو۔

سورة الاحقاف کی دو آیات ہیں نمبر ۸ و ۹ ﴿وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ کہ جب ان پر اللہ تعالیٰ کی آیات یعنی اس کی نشانیاں کھلے کھلے طور پر پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا حق کا، باوجود اس کے کہ وہ ان کے پاس آگیا، بعد اس کے کہ وہ حق ان کے اوپر ظاہر ہو گیا۔ انہوں نے کہا ﴿هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ یہ تو کھلا کھلا جادو ہے۔ کھلا کھلا جادو ان معنوں میں کہا ہے کہ ان کو یقین تھا کہ اس میں کوئی حیرت انگیز معجزہ ضرور ہے ورنہ کھلا کھلا جادو کیوں کہتے۔ کھلا کھلا جادو کہہ کر یہ اعتراف کر لیا کہ یہ چیز ہمارے بس کی نہیں، یہ مافوق الفطرت چیز نظر آرہی ہے، ہم یقین نہیں کریں گے، ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے۔

کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے اللہ تعالیٰ پر افتراء کر لیا ہے۔ اے محمد ﷺ تو ان سے کہہ دے کہ اگر مَیں نے افترا کیا ہوتا تو تم اگر میرے خلاف نہ بھی ہوتے بلکہ میرے ساتھ ہونے کا دعویٰ کرتے۔ اکثر مفتریوں کے ساتھ یہ معاملہ پیش آتا ہے جو خدا پر جھوٹ بولتے ہیں ان کے پیچھے ایک بڑی جمعیت ان کے ساتھ دینے والی ہوتی ہے۔ عرب میں جب ارتداد ہوا تو یہی واقعہ پیش آیا کہ خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے والے کسی بنا پر افتراء کرتے ہیں ان کے ساتھ ایک بڑی جمعیت ہوتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس جمعیت کے زور سے ہم فتح پالیں گے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ تُو ان سے کہہ دے کہ تم بے شک میرا ساتھ نہ دو تمہیں میرے پیچھے آنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اگر مَیں نے جھوٹ بولا ہے تو اللہ خود مجھے ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے۔

﴿فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا﴾ اور جب وہ ہلاک کرنے کا فیصلہ کرلے تو پھر تم اس کے مقابل پر میری کوئی بھی تائید نہیں کر سکتے، کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ ﴿هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ﴾ وہ بہتر جانتا ہے کہ جن باتوں میں تم پڑے ہوئے وقت ضائع کر رہے ہو۔ ﴿كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ﴾ وہی ایک گواہ کافی ہے میرے اور تمہارے درمیان۔ وہ ہم دونوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا ﴿وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ یاد رکھو کہ وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ تو ان سب زیادتیوں کے باوجود بھی اگر تمہارے اندر اللہ تعالیٰ نے خیر پائی تو پھر تم سے رحمت کا سلوک فرمائے گا۔ یہ سورة الاحقاف کی ۸ تا ۹ آیات تھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام اس ضمن میں فرماتے ہیں:

"محض الہام جب تک اس کے ساتھ فعلی شہادت نہ ہو ہر گز کسی کام کا نہیں۔ دیکھو جب کفار کی طرف سے اعتراض ہوا ﴿لَسْتَ مُرْسَلًا﴾ "تُو خدا کی طرف سے بھیجا ہوا نہیں ہے۔" تو جواب دیا گیا ﴿كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ﴾ "کہ اللہ بہت کافی ہے میرے اور تمہارے درمیان گواہ کے طور پر "یعنی عنقریب خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت میری صداقت کو ثابت کر دے گی۔ پس الہام کے ساتھ فعلی شہادت بھی چاہئے"۔

اب بہت سے لوگ ہیں مختلف ملکوں میں جو اپنے الہامات مجھے لکھتے رہتے ہیں۔ یہاں تک بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم ہی ہیں اس زمانہ میں مسیح اور مہدی اور ان کو مَیں ہمیشہ یہی جواب دیتا ہوں کہ اس زمانہ کے مسیح اور مہدی کو جب خدا نے فرمایا تھا کہ تُو مہدی اور مسیح ہے تو اس کے ساتھ فعلی شہادتیں بھی تھیں۔ بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو خدا تعالیٰ نے ظاہر فرما دیا اور ان شہادتوں کا سلسلہ ابھی تک جاری و ساری ہے۔ ہر ملک میں غیر معمولی قوت اور شان کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے حق میں آوازیں اٹھ رہی ہیں۔ وہ ایک صدا قادیان سے جو اٹھی تھی اب کروڑوں کی صورت میں سب دنیا سے اٹھ رہی ہے۔ مَیں ان کو یہی کہتا ہوں کہ ہوش کرو تمہاری تائید میں کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ صرف نفس کا دھوکہ ہے کہ ہمیں الہام ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جب الہام کرتا ہے تو اس کی تائید میں پھر فعلی شہادتیں بھی ظاہر کرتا ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام اس کی ایک چھوٹی سے مثال یہ دیتے ہیں کہ "دیکھو گورنمنٹ جب کسی کو ملازمت عطا کرتی ہے تو اس کے وجاہت کے سامان بھی مہیا کر دیتی ہے۔ چنانچہ جو لوگ اس کا مقابلہ کرتے ہیں وہ توہین عدالت کے جرم میں گرفتار ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو ماموران الٰہی کے مقابلہ پر آتے ہیں وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ آج کل پچاس کے قریب ایسے ہیں جو اس مرض میں گرفتار ہیں"۔ یہ جو مرض ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی اسی طرح جاری تھی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بھی جاری تھی کوئی جھوٹے مدعی خواہ وہ جان کر نہ بھی بولتے تھے تو ان کا نفس ان سے جھوٹ بولتا تھا اور ان کو بتاتا تھا کہ یہ الہام الٰہی ہے اور اس کے مطابق تم دعویٰ کردو مگر وہ دعویٰ ان کے کسی کام نہ آیا۔ ایک جمعیت نے بھی ان کا ساتھ دیا مگر اس جمعیت کے ساتھ نے ان کو کوئی بھی فائدہ نہ پہنچایا اور وہ بالآخر ناکام و نامراد ہلاک ہو گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یعنی اپنے قولی الہام پر بھروسہ رکھتے ہیں وہ سب غلطی پر ہیں۔ شیطان انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے مگر خود مفتری بھی تو ایک شیطان ہے پس وہ اپنا آپ دشمن ہے اس لئے جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ کیسے ناعاقبت اندیش ہیں وہ لوگ جو ایسوں کے دامِ تزویر میں پھنس جاتے ہیں جس کے دعویٰ کے ساتھ عظمت و جلال ربانی کی چمک نہ ہو تو ایسے شخص کو تسلیم کرنا اپنے تئیں آگ میں ڈالنا ہے"۔

(بدر جلد ٦ نمبر ١٧- ٢٥/اپریل ١٩٠٧ء صفحہ ٩)

سورۃ الحجرات کی پندرھویں آیت ہے ﴿قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۔قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْآ اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ. وَاِنْ تُطِیْعُوْا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَا یَلِتْکُمْ مِّنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا. اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ یعنی بادیہ نشین کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں تو کہہ دے کہ تم ایمان نہیں لائے، صرف اتنا کہا کرو کہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں۔ دوسری طرف ایک اور آیت میں ہے کہ تم ایمان نہیں لائے، ایمان نے تمہارے دل میں جھانک کر بھی نہیں دیکھا۔ اس کے باوجود ان کو اجازت ہے کہ وہ اسلام کا دعویٰ کریں کہ ہم اسلام لے آئے۔ یعنی اپنے آپ کو مسلمان بے شک کہتے رہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کی گواہی یہ ہے کہ اگر کوئی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو کسی کو حق نہیں ہے کہ اس کو مسلمان کہلانے سے روک دے۔ مانیں یا نہ مانیں یہاں تک کہ ان کے دل پہ ایمان نے جھانک کر بھی نظر نہیں ڈالی ہو تب بھی ان کا یہ حق ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے رہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے عطا کردہ وہ حق ہے جسے کوئی دنیا کی طاقت چھین نہیں سکتی۔ اور اسلام کا دوسرا مطلب ہے اطاعت، تو دوسرے لفظوں میں یہ کہتے ہیں کہ ہم اطاعت تو کر چکے ہیں یعنی ہم مان گئے ہیں کہ ہم پر غلبہ ہو گیا ہے اب ہم مجبور ہیں ہماری اس مجبوری کا نام اطاعت ہے۔ اگر تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو واقعۃً تو تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا جائے گا ﴿اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یعنی ان سب بے ایمانیوں اور دھوکوں کے باوجود ان میں سے بھی ایسے لوگ تھے جو بالآخر سچے دل سے ایمان لے آئے اور بادیہ نشینوں میں سے ایسے بہت سے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بار بار مغفرت اور رحیمیت کا سلوک اس لئے ہوتا ہے تاکہ ان کو آج نہیں تو کل موقع ملتا چلا جائے اور وہ خدا تعالیٰ کی رحیمیت سے استفادہ کر سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"خدا جو مومنوں کی تعریف کرتا ہے اور ﴿رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ﴾ کہتا ہے "کہ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔" اس لئے کہ انہوں نے اپنی فراست سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو مان لیا لیکن جب کثرت سے لوگ داخل ہونے لگے اور انکشاف ہو گیا اس وقت داخل ہونے والے کا نام النّاس رکھا گیا یعنی جب غلبۂ اسلام ہو گیا اب ان کے پاس چارہ ہی نہیں تھا اطاعت کے سوا تو اس وقت کے وہ لوگ جو ایمان لائے تھے ان کو الناس کہا گیا۔

"اس حالت میں تو گویا منع کرتا ہے یہ کہہ کر ﴿قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۔قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْآ اَسْلَمْنَا﴾ یعنی یہ مت کہو کہ ہم ایمان لائے بلکہ یہ کہو کہ ہم نے اطاعت کی"۔ یہاں اَسْلَمْنَا سے مراد اطاعت ہے یعنی اس موقع پر دوسرے معنے اس کے یہ ہونگے کہ وہ صرف یہ کہیں کہ ہم اطاعت کر چکے ہیں۔ ان کو کہو ٹھیک ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ "ایمان اس وقت ہوتا ہے جب ابتلا کے موقعے آویں۔ جن پر ایمان لانے کے بعد ابتلا کے موقعے نہیں آئے وہ اَسْلَمْنَا میں داخل ہیں" یعنی سچے مسلمان تو بہر حال نہیں لیکن ابتلا نہیں آیا تو اتنا ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ انہوں نے غلبۂ اسلام کو دیکھ کر سر اطاعت جھکا دیا۔ "انہوں نے تکلیف کا نشانہ ہو کر نہیں دیکھا"۔ انہوں نے اس وقت قبول نہیں کیا جب قبول کرنے کے جرم میں طرح طرح کی خطرناک سزائیں دی جاتی تھیں "بلکہ وہ اقبال اور نصرت کے زمانہ میں داخل ہوئے" جب اسلام پر اقبال آ گیا سربلندی ہو گئی اور خدا نے اس کی نصرت کے وعدے پورے کر دئے تب وہ داخل ہوئے۔ "یہی وجہ ہے کہ فخر کا نام اور خطاب ان کو نہ ملا بلکہ اَلنَّاس ان کا نام رکھا کیونکہ وہ ایسے وقت داخل ہوئے جب کام چل پڑا اور رسول اللہ نے اپنی صداقت کی روشنی دکھلائی۔ اس وقت دوسرے مذاہب حقیر نظر آئے تو سب داخل ہو گئے"۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۶۔۱۰/۱۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۶)

اب یہ اَسْلَمْنَا جو ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں کہ اَسْلَمْنَا کا تعلق دراصل لاٹھی سے ہے۔ جب غلبہ اسلام ہو گیا اور اسلام کو لاٹھی مل گئی تو اس وقت انہوں نے اَسْلَمْنَا کہہ دیا۔ اٰمَنَّا نہیں کہہ سکتے تھے کیونکہ دل میں ان کے منافقت تھی اور ایمان نہیں لائے تھے۔ فرمایا "ایمان کے لوازم اور ہوتے ہیں اور اسلام کے اور۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس وقت ایسے لوازم پیدا کئے کہ جن سے ایمان حاصل ہو"۔(البدر جلد دوم نمبر ۱۹۔۲۹/مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴۷)

اب اس موقع پر یہ کیا مطلب ہے؟ "ایمان کے لوازم اور ہوتے ہیں اور اسلام کے اور" یہاں اسلام سے مراد سچا اسلام نہیں بلکہ ظاہری طور پر قبول کر لینا ہے۔ "اسی لئے خدا تعالیٰ نے ایسے لوازم پیدا کئے کہ جن سے ایمان حاصل ہو"۔ تو ان کے لئے ایسے لوازم ظاہر کئے، ایسی نشانیاں ظاہر فرمائیں، ایسی تائیدات ربی رسول اللہ ﷺ کے حق میں نازل فرمائیں کہ اس کے نتیجہ میں ان کے دل بالآخر، ان میں سے جو صحیح سعادت مند تھے قبول کرنے پر مجبور ہو گئے اور اس طرح اسلام بالآخر ایمان پر منتج ہو گیا۔

سورۃ الحدید کی ایک ۲۹ویں آیت ہے ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِہٖ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ وَیَغْفِرْ لَکُمْ . وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾۔ اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ وہ تمہیں اپنی رحمت میں سے دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایک نور عطا کرے گا جس کے ساتھ تم چلو گے اور تمہیں بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہاں سچی اطاعت رسول کی تعریف فرمائی گئی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے رسول کی سچے دل سے اطاعت کرتے ہیں وہ محض منہ کی اطاعت نہیں ہوتی بلکہ اس کے نتیجہ میں اس کی جزا کے طور پر ان کو نور دیا جاتا ہے۔ یہ نور کیا ہے اس کی تفصیل حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔ فرمایا:

"تمہیں ایک نور عطا کیا جائے گا جو تمہارے غیر میں ہرگز نہیں پایا جائے گا یعنی نور الہام اور نور اجابتِ دعا اور نورِ کراماتِ اصطفاء" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۹۶)۔ یہ تین معنے ہیں نور کے۔ یعنی ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ الہام بھی کرتا ہے اور ان الہامات کی پھر عملی تائید بھی فرماتا ہے۔ نورِ اجابتِ دعا، ان کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں اور کثرت کے ساتھ اس وقت احمدیوں میں بھی ایسے ہیں جن کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقبول ہوتی ہیں۔ اور نورِ کراماتِ اصطفاء اور جو مصطفیٰ لوگ ہیں، مصطفیٰ ہیں بندے خدا کے، ایسے جن کو خدا نے قبول فرما لیا ان کے اندر سے کرامات ظاہر ہوتی ہیں۔ جن کو عام لوگ اولیاء کی کرامتیں کہتے ہیں حالانکہ وہ کرامتیں بڑے بڑے اولیاء کی نہیں بلکہ خدا کے سادہ بندوں کی کرامتیں ہوتی ہیں جو عاجز اور منکسر مزاج بندے ہوتے ہیں ان کے حق میں اللہ تعالیٰ اپنی کرامتیں ضرور ظاہر کیا کرتا ہے۔

فرمایا: "اے ایمان لانے والو اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیر میں ایک فرق رکھ دے گا"۔ اب وہ علامت کیا ہے تم میں اور غیروں میں فرق رکھ دے گا۔ یہ خیال غلط ہے کہ پھر تمہارے غیر بھی تم جیسے ہی رہیں گے۔ تو کیا فرق ہے۔ "وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی راہوں میں چلو گے"۔ وہ نور کی راہیں کونسی ہیں یعنی ان کو صاف صاف رستہ ہر بات میں دکھائی دے گا کہ یہ صحیح رستہ ہے چلنے والا، یہ نہیں ہے۔ کیونکہ روشنی میں جب انسان چلتا ہے تو رستہ کی ٹھوکروں کو دیکھتا جاتا ہے اور جانتا ہے کہ کن جگہوں سے مجھے بچنا چاہئے، اندھیرے میں چلے تو کچھ پتہ نہیں چلتا کسی نہ کسی جگہ وہ حادثہ کا شکار ہو جاتا ہے تو فرمایا اس پہلو سے وہ نور تمہارے ساتھ ساتھ چلے گا۔ تم اپنی راہوں کو اس نور کی وجہ سے دیکھو گے اور صاف تمہیں جیسے دن چڑھا ہو دکھائی دے دے گا کہ رستہ کی روکیں کونسی ہیں اور رستے کی ٹھوکریں کیا ہیں۔

"یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آ جائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہو گا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہو گا"۔ یعنی جس طرح اٹکل سے لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اس طرح ہو گا وہ بھی نور ہو گا اور بغیر سوچے سمجھے، بغیر غور کئے ایک ان کے منہ سے بات اتفاقاً نکل جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی سچا کر دکھاتا ہے۔ "اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہو گا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہو گا اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہیں نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں، تمہارے قویٰ کی راہیں، تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔ اب اس آیت سے صاف ظاہر و ثابت ہوتا ہے کہ تقویٰ سے جاہلیت ہرگز جمع نہیں ہو سکتی۔ ہاں فہم اور ادراک حسب مراتب تقویٰ کم و بیش ہو سکتا ہے"۔ یعنی تقویٰ اگر ذرا سا کم ہو تو اسی نسبت سے فہم اور ادراک کم ہو سکتا ہے۔ تقویٰ زیادہ ہو تو زیادہ بھی ہو سکتا ہے لیکن متقی خواہ ادنیٰ درجہ کا ہو اس کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہو سکتی۔ "ہاں فہم اور ادراک حسب مراتب تقویٰ کم و بیش ہو سکتا ہے۔ اسی مقام سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بڑی اور اعلیٰ درجہ کی کرامت جو اولیاء اللہ کو دی جاتی ہے جن کو تقویٰ میں کمال ہوتا ہے وہ یہی دی جاتی ہے کہ ان کے تمام حواس اور عقل اور فہم اور قیاس میں وہ نور رکھا جاتا ہے اور ان کی قوت کشفی نور کے پانیوں سے ایسی صفائی حاصل کر لیتی ہے کہ جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی۔ ان کے حواس نہایت باریک بین ہو جاتے ہیں اور معارف اور دقائق کے پاک چشمے ان پر کھولے جاتے ہیں اور فیض سائغ ربانی ان کے رگ و ریشہ میں خون کی طرح جاری ہو جاتا ہے"۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۷۷۔۱۷۹)

سورۃ المجادلہ کی تیرھویں آیت ہے ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰکُمْ صَدَقَۃً. ذٰلِکَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَاَطْھَرُ . فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾۔ یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب رسول سے کوئی ذاتی مشورہ کرنا چاہو تو اپنے مشورہ سے پہلے صدقہ دے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

دیا کرو۔ یہ بات تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اور زیادہ پاکیزہ ہے۔ پس اگر تم اپنے پاس کچھ نہ پاؤ تو یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یعنی مشورہ کرو اور صدقہ دینے کے لئے کچھ بھی پاس نہ ہو تو بالکل فکر کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کا سلوک فرمائے گا اور بار بار تم پر بہ رحمت رجوع فرمائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"﴿فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰكُمْ﴾ یہ حکم منسوخ نہیں ہوا"۔ یعنی یہ ایسا حکم نہیں ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جاری تھا اب نہیں ہے۔ فرمایا "﴿فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ﴾ (المجادلہ: ۱۴) یعنی پہلے ہی اللہ رجوع برحمت کرچکا ہے تم پر کہ یہ حکم واجب نہ ٹھہرایا بلکہ مستحب ہے"۔ رجوع برحمت کس طرح ہوا۔ اس طرح کہ ﴿فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ﴾ اگر تم ایسا نہ کرسکو تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تو پہلے ہی تم پر رجوع برحمت کرچکا ہے اس طرح کہ یہ حکم واجب نہ ٹھہرایا بلکہ مستحب ہے یعنی رحمت یہ فرمائی کہ یہ نہیں فرمایا کہ ضرور صدقہ دو ورنہ تمہیں نقصان پہنچے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مستحب قرار دیا خَیْرٌ لَّکُمْ کہہ کے۔ تو تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم صدقہ دے سکو۔ یعنی مستحب تھا تو فرمایا بہتر ہے، ورنہ فرماتا فرض ہے تم پر۔ "چنانچہ اب بھی صلحاء امت حدیث پوچھنے سے پہلے صدقہ کرلیتے ہیں" (تشحیذالاذہان جلد۸ نمبر ۹ صفحہ ۳۸۳)۔ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تجربہ یہ تھا کہ بہت سے صلحاء جب آپ سے کسی حدیث کے معنے پوچھتے تھے تو اس بات سے پہلے بھی وہ صدقہ دے دیا کرتے تھے۔

ایک سورۃ الممتحنہ کی آٹھویں آیت ہے ﴿عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً. وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ. وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾۔ قریب ہے کہ اللہ تمہارے اور ان میں سے ان لوگوں کے درمیان جن سے تم باہمی عداوت رکھتے ہو محبت ڈال دے۔ ایسا ہوتا رہا ہے اور اب بھی ہو رہا ہے اور آئندہ بھی ہوتا چلا جائے گا کہ جن سے لِلّٰہ عداوت ہو اللہ اپنے فضل سے ان کے درمیان اور تمہارے درمیان محبت ڈال سکتا تھا، ڈالتا تھا اور آئندہ بھی ڈالتا رہے گا کیونکہ اللہ ہمیشہ قدرت رکھنے والا ہے اس کی قدرتیں ختم نہیں ہوچکیں۔ وہ جو چیز کرنا چاہے اس پر قدرت رکھتا ہے، رکھتا تھا اور آئندہ بھی رکھے گا اور یہ صفت بھی اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ جاری و ساری ہے کہ وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب ایک بہت ہی تنبیہ والی آیت ہے جو مومنہ عورتوں سے بیعت کے وقت رسول اللہ ﷺ الفاظ فرمایا کرتے تھے اس آیت میں وہ الفاظ بیان فرمائے گئے ہیں۔

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ﴾۔ اگر تیرے پاس مومنات آئیں اور یہ عہد کریں، اس بات پر بیعت کریں کہ وہ کبھی اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی وَلَا يَسْرِقْنَ اور چوری نہیں کریں گی۔ اب یہ عجیب بات ہے کہ یہاں عورتوں کی بیعت میں چوری نہ کرنے کا عہد ہے اور مردوں کی بیعت میں یہ عہد نہیں ہے۔ یہ کیا وجہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ عورتوں کو گھر میں خاوندوں کی چھوٹی چھوٹی چوریاں کرنے کی عادت ہوتی ہے اور وہ سمجھتی ہیں کہ یہ کوئی گناہ نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ دلوں کے حال جانتا تھا اور وہ جانتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ چوریاں تم چھوٹی موٹی کرتی رہتی ہو یہ بھی عہد کرو کہ یہ چوریاں بھی نہیں کرو گی۔ جو کچھ گھر میں بچاؤ گی خاوند کو بتا کے بچاؤ گی۔

وَلَا يَزْنِيْنَ اور زنا نہیں کریں گی ﴿وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ﴾ اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔ یعنی اپنی اولاد کو قتل کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ سچ مچ ذبح کردیں۔ مطلب یہ ہے کہ لاڈ اور پیار زیادہ کرکے ان کو گمراہ نہیں کریں گی۔ یہ نہیں ہوگا کہ لاڈ اور پیار کے ذریعہ وہ ہلاک ہوجائیں اور اس کے نتیجہ میں پھر وہ تمہارے ہاتھ سے بھی نکل جائیں، تمہارے پاؤں تلے سے جنت لینے کی بجائے جہنم لے لیں اور اس کے سوا ﴿وَلَا يَأْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ﴾ اور یہ بھی شاید عورتوں میں زیادہ عادت ہے کہ دوسری عورتوں پر بہتان باندھ دیتی ہیں۔ فرمایا یہ بھی عہد کریں کہ بہتان نہیں باندھیں گی۔ بہتان سے کیا مراد ہے ﴿يَفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ﴾ وہ اپنے ہاتھ پاؤں کے سامنے نئی بات گھڑ لیں حقیقت سے اس کا کوئی تعلق بھی نہ ہو۔

﴿وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ﴾ اور معروف کام میں تیری اطاعت کریں گی اور تیری نافرمانی نہیں کریں گی۔ اگر یہ عہد کریں ﴿فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ﴾ ان کی بیعت لے لیا کر اور ان کے لئے استغفار کر۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہ جو معروف والا مسئلہ ہے یہ ایسا ہے جو مردوں کی بیعت میں بھی لیا جاتا ہے۔ ہم معروف کام میں انکار نہیں کریں گے۔ یہ بھی سمجھانے والی بات ہے کہ معروف کیا چیز ہے۔ قرآن کریم نے تمام حرام کھول کر بیان کردئے ہیں، تمام طیّبات کھول کر بیان کردئے ہیں۔ وہ معروف اپنی ذات میں تو ہیں ہی لیکن یہاں لفظ معروف سے یہ مراد نہیں ہے۔ مراد یہ ہے کہ ان تمام قرآنی احکام اور سنتوں کے علاوہ اگر تمہارا امام تمہیں کوئی حکم دے جو عرف عام میں اچھا ہو اور ضروری نہیں کہ عین شریعت کے مطابق تمہیں دکھا سکے کہ فلاں جگہ یہ حکم ہے تب بھی تم اطاعت کرو۔ اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر بار بار رحم فرمائے گا۔

اور اس کا ذکر ایک حدیث میں بھی آتا ہے جسے حضرت اُمَیمہ بنت رُقَیقہ بیان کرتی ہیں۔ کہتی ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ انصاری عورتوں کے ساتھ بیعت کے لئے حاضر ہوئی۔ ہم عورتوں نے کہا یارسول اللہ ہم آپ کی بیعت کرتی ہیں اس بات پر کہ خدا تعالیٰ کا کسی چیز کو بھی شریک نہیں قرار دیں گی، چوری نہیں کریں گی، زنا نہیں کریں گی اور نہ ہی جانتے بوجھتے ہوئے ہم بہتان طرازی کریں گی اور معروف باتوں میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی کہو کہ جس حد تک تم استطاعت اور طاقت رکھو گی اس حد تک۔

اب یہ الفاظ وہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی بیعت میں داخل فرمائے ہیں اور بہت اہم ہیں ورنہ بیعت کرنے کی کسی کو جرأت ہی نہ ہو کیونکہ بیعت کے بعد کئی کمزوریاں ظاہر ہوجاتی ہیں اور انسان عہد بیعت پر قائم نہیں رہ سکتا۔ پھر توبہ کرتا ہے پھر توڑ دیتا ہے تو اس لئے اس کی بیعت تو اسی وقت ختم ہو گئی جب بظاہر اس نے اپنی توبہ کو چھوڑ دیا اور دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب کیا جس سے توبہ کی تھی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو یہ کہا کرو جس حد تک ہمیں استطاعت ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس حد تک ہم توبہ کریں گے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی الفاظ بیعت میں استطاعت کی شرط رکھ دی ہے۔ جس حد تک توفیق ہوگی اس حد تک ہم یقینی کوشش کریں گے، دیانتداری سے کوشش کریں گے کہ ان گناہوں کا ارتکاب نہ کریں۔

جب رسول اللہ ﷺ کی بیعت کے لئے خواتین نے ہاتھ بڑھائے تو آپؐ نے فرمایا میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔ میرا سو (۱۰۰) عورتوں کو ایک بات کہنا ایسا ہی ہے جس طرح کہ ایک عورت کو کچھ کہا ہو (سنن نسائی کتاب البیعۃ باب بیعۃالنساء)۔ تو مطلب یہ ہے کہ جو بھی میں الفاظ دہراتا ہوں تم دہرا چکی ہو اور خواہ تم ایک ہو یا سینکڑوں ہو تم سب کے لئے وہی الفاظ کافی ہیں اور الفاظ 'میں ہاتھ نہیں بڑھاتا'۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت تھی کہ غیر عورتوں سے ہاتھ نہیں ملایا کرتے تھے۔ اور اس کے نتیجہ میں بعض لوگوں میں یہ رواج ہی پڑ گیا ہے بعض شیعہ فرقوں میں ایسا رواج ہے کہ وہ اپنا کپڑا آگے کردیتے ہیں اور عورتیں اس کپڑے کو پکڑ لیتی ہیں گویا یہ تعلق قائم ہوگیا مگر اس کی بھی ضرورت نہیں ہے زبانی بیعت بہت کافی ہے۔ اور بعض دفعہ میں بھی ایسا کرتا ہوں کہ اگر عورتوں کا دل چاہے ہاتھ ملانے کا تو میں اپنی کسی بچی کا ہاتھ پکڑ لیتا ہوں اس بچی کا ہاتھ دوسری عورتیں پکڑ لیتی ہیں اس طرح انہیں ایک ظاہری رشتہ کی تسکین مل جاتی ہے کہ ہمارا ایک ظاہری رشتہ بھی ہوگیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

"حضرت صاحب نے بھی شرائط بیعت میں طاعت در معروف لکھا ہے اس میں ایک سرّ ہے" (بدر ۲۱؍اکتوبر ۱۹۰۹ء)۔ وہ سرّ کیا ہے وہ میں بیان کرچکا ہوں کہ جب امام جس کی تم نے بیعت کی ہوئی ہے ایسی بات کا کوئی حکم دے جو یقینی طور پر شریعت اور سنت میں سے دکھا نہ سکے کہ یہاں حکم ہے لیکن اچھی بات ہو تو اس اچھی بات پر بھی عمل کیا کرو۔

جولائی کے آخری ہفتہ سے سیل SSV کا آغاز
جلسہ سالانہ جرمنی کے موقعہ پر موسم کی مناسبت سے نئے ڈیزائن
بیلا بوتیک
ÄNDERUNGSSCHNEIDEREI
ہماری ٹیلرنگ شاپ میں ہر طرح کے زنانہ و مردانہ ملبوسات کی سلائی اور مرمت کا انتظام
Tel: 069 24246490 + 069 24279400
Kaiser Str. 64 Laden 31-35 Frankfurt (Germany)
e-mail: belaboutique@aol.com
www bela-boutique.de

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

ایک اور آیت ہے سورۃ التغابن کی ﴿یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَاَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ فَاحْذَرُوْھُمْ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو یقیناً تمہارے ازواج میں سے اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں۔ یاد رکھو سب دشمن نہیں ہیں مگر اولاد میں سے اور ازواج میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں جن کی محبت میں تم اللہ کے احکامات بھلا دیتے ہو اور ان کے پیار میں خود اپنے نفس پر زیادتی کرتے ہو۔ پس ایسے دشمنوں سے بچ کر رہو یعنی ان عورتوں اور بچوں کی لاڈ کی وجہ سے تربیت خراب نہ کرو اور ان سے بچ کر رہو۔ اور اگر کوئی ان سے غلطی سرزد ہوتی ہے تو عفو سے کام لیا کرو اور درگزر کیا کرو اور معاف کر دیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی تو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس تم اپنی اولاد سے اور اپنی بیویوں سے ایسا سلوک کرو گے تو اللہ کی رحمت کے امیدوار رہنا۔ تو خدا تعالیٰ بھی تمہیں معاف فرما دے گا۔

ایک آیت ہے قرآن کریم کی لمبی آیت ﴿اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَنِصْفَہٗ وَثُلُثَہٗ وَطَآئِفَۃٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَکَ. وَاللّٰہُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ. عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْہُ فَتَابَ عَلَیْکُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ. عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَّرْضٰی وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ. فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ. وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا. وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَاللّٰہِ ھُوَخَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا. وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ. اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ (المُدَّثر:۲۱)۔ ایک لمبی آیت ہے اس کے آخر پر غفور رحیم آتا ہے لیکن جب تک پہلے سارا مضمون بیان نہ کیا جائے اس وقت تک غفور رحیم پڑھنے کے موقع کی سمجھ نہیں آئے گی۔ اور یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو ویسے بھی تمام مومنوں کو معلوم ہونا چاہئے کیونکہ ان کو پتہ چلنا چاہئے کہ تہجد کا وقت کتنا ہوتا ہے، کب پڑھنی چاہئے اور یہ بھی پتہ ہونا چاہئے کہ دن رات بدلتے رہتے ہیں اس کے لحاظ سے تہجد کا وقت کبھی لمبا بھی ہو سکتا ہے کبھی چھوٹا بھی ہو سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یقیناً تیرا رب جانتا ہے کہ تو دو تہائی رات کے قریب یا اس کا نصف یا اس کا تیسرا حصہ کھڑا رہتا ہے۔ دو تہائی رات کی، بہت لمبا عرصہ ہے تہجد کا۔ یا اس کے قریب یا اس کا نصف یا اس کا تیسرا حصہ کھڑا رہتا ہے۔ اب دراصل یہ دن رات کے بدلنے کی وجہ سے ایسا ہوتا تھا۔ جو گرمیوں کی راتیں چھوٹی ہوتی ہیں اور دن لمبے ہوتے ہیں ان راتوں میں دو تہائی بھی بہت ہوتا ہے یعنی دو تہائی کھڑا ہونا جب راتیں چھوٹی ہوں واقعۃً انسان کھڑا ہو سکتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صحابہ بھی تھے جو ایسا ہی کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ رات اور دن کو گھٹاتا بڑھاتا رہتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ تم ہرگز اس طریق کو نبھا نہیں سکو گے یعنی تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرح اتنی مشقت نہیں کر سکو گے جیسی وہ مشقت اپنے اوپر ڈالتا ہے۔ پس وہ تم پر عفو کے ساتھ جھک گیا ہے۔ پس قرآن میں سے جتنا میسر ہو پڑھ لیا کرو۔ وہ جانتا ہے کہ تم میں سے مریض بھی ہونگے اور دوسرے بھی جو زمین پر اللہ کا فضل چاہتے ہوئے سفر کرتے ہیں۔ اب سفر کی حالت کے تہجد اور ہیں، عام دنوں میں گھروں میں انسان بیٹھا ہو تو اس کے تہجد کچھ اور ہیں۔ اور کچھ اور بھی جو خدا کی راہ میں قتال کریں گے۔ اب جہاد کے وقت کا تہجد پڑھنا بالکل اور مضمون ہے۔ پس اس میں سے جو میسر آئے یعنی قرآن کریم میں سے جس حد تک بھی میسر آئے پڑھ لیا کرو اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو قرضۂ حسنہ دو۔

قرضۂ حسنہ کی اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے۔ قرضۂ حسنہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی خاطر اپنے پاک مال میں سے اس کی راہ میں غریبوں اور دوسرے انسانوں کو اس طرح ادا کرو جس طرح اس نے ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے اس کو قرضہ حسنہ کہتا ہے۔ اب قرضۂ حسنہ پر سود نہیں ہوتا لیکن جو اللہ تعالیٰ کو قرض دیا جائے وہ حسنہ کی نیت سے دینا چاہئے، اس نیت سے نہیں دینا چاہئے کہ اس کو خدا تعالیٰ بڑھا دے گا۔ مگر جب دو گے تو تم دیکھو گے کہ اللہ تعالیٰ کو بہت بہتر اور اجر کے لحاظ سے عظیم تر پاؤ گے۔ وہ باوجود اس کے کہ شرط نہیں کی ہوئی کہ میں اس کو بڑھاؤں گا مگر ویسے مومنوں سے وعدہ کیا ہوا ہے یعنی مومن اس شرط سے نہیں دیتا کہ وہ بڑھائے گا مگر اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ تم مجھے دو میں اپنے فضل اور رحمت کے نتیجہ میں تمہارے لئے بہت بڑا اجر مترتب کروں گا۔ پس اللہ سے بخشش طلب کرو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

پس بخشش طلب کرنا دراصل تہجد کی نماز کے استغفار سے تعلق رکھتا ہے اور دن بڑے ہوں یا چھوٹے ہوں، راتیں لمبی ہوں یا چھوٹی ہوں، تہجد کی نماز کی عادت ڈالنی چاہئے اور اس میں استغفار سے کام لینا چاہئے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کو آپ ہمیشہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا پائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حدیث شریف میں ہے کہ "طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِی صَحِیْفَتِہٖ اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا خوشخبری ہو اس کے لئے جس نے اپنے نامۂ اعمال میں استغفار کو کثرت سے پایا۔.......... استغفار کے معنے ہوئے حفاظت طلب کرنا گناہوں سے اور اس کے بد نتائج سے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے استغفار کے یہی معنے ہیں" (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۲۸؍مارچ ۱۹۱۲ء)۔ یہ معنی نہیں ہیں کہ آپ نعوذ باللہ من ذلک گنہگار تھے اس لئے آپ کو بار بار استغفار کرنا پڑتا تھا بلکہ معنے یہ ہیں کہ اے اللہ جس طرح پہلے تو نے مجھے گناہوں سے پاک رکھا ہے آئندہ زندگی میں بھی ہمیشہ مجھے گناہوں سے پاک رکھنا یعنی میرے گناہ مجھے چھو بھی نہ سکیں۔

پچھلی دفعہ گفتگو بہت لمبی ہو گئی تھی۔ اس دفعہ میں نے باقی رحیمیت کا مضمون دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے۔ ایک حصہ اب ہے ایک حصہ انشاء اللہ اگلے جمعہ میں بیان کیا جائے گا اس کے بعد رحمانیت کے اوپر پھر دوبارہ کچھ کہنا پڑے گا کیونکہ میں نے پہلے رحمانیت کا ذکر مختصر کیا تھا اب ان آیات کا دوبارہ ذکر کروں گا جو پہلے بیان نہیں ہوئیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ توفیق دے گا تو انشاء اللہ یہ مضمون بہت لمبے عرصہ تک جاری و ساری رہے گا۔ ابھی تو صرف رحیمیت پر بات ہو رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات میں سے کم سے کم ننانوے نام ہیں تو اندازہ کریں کہ یہ مضمون کتنا لمبا ہوگا۔ آئندہ خلفاء کو بھی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے گا تو اسی مضمون کو آئندہ جاری رکھیں گے۔

۞۞۞۞......۞۞۞......۞۞۞۞

اکیسویں صدی کا پہلا

جلسہ سالانہ قادیان

(۸، ۹، ۱۰؍نومبر ۲۰۰۱ء)

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی رمضان المبارک کے پیش نظر ۱۱۰ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کے لئے ۸، ۹، ۱۰ نبوت ۱۳۸۰ ہش بمطابق ۸، ۹، ۱۰ نومبر ۲۰۰۱ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔ (ناظر اصلاح وارشاد۔ قادیان)

قرآن شریف کا عربی متن جاننا ضروری ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہم ہرگز فتویٰ نہیں دیتے کہ قرآن کا صرف ترجمہ پڑھا جاوے۔ اس سے قرآن کا اعجاز باطل ہوتا ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ قرآن دنیا میں نہ رہے بلکہ ہم تو یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ دعائیں جو رسول اللہ ﷺ نے مانگی ہیں وہ بھی عربی میں پڑھی جاویں"۔ (ملفوظات جلد ۵ ایڈیشن اول صفحہ ۳۶۸)

(مرسلہ: ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد، تعلیم القرآن وقف عارضی)

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں

پارکنگ، پٹرول اور وقت بچایئے۔ Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔

عمرہ، حج، جلسہ سالانہ قادیان اور عید پر پاکستان جانے کے لئے ابھی سے اپنی نشست بک کروالیں

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

KMAS Travel Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-5534658

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے تحت

نیشنل تبلیغی سیمینار کا انعقاد

(رپورٹ: مظفر احمد درانی - امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں دعوت الی اللہ کے کام کو تیز کرنے کے لئے جماعت احمدیہ تنزانیہ کے تحت مختلف پروگرام ترتیب دئے جاتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں ۳۰ر اپریل ۲۰۰۱ء کو ایک روزہ نیشنل تبلیغی سیمینار منعقد کیا گیا جس کی ساری کارروائی ملکی زبان سواحیلی میں ہوئی۔

سیمینار سے ایک ماہ قبل مبلغین کرام، معلمین سلسلہ اور صدران جماعت کے ذریعہ منتخب داعیان کو تحریری اطلاع کی گئی کہ ۳۰ر اپریل کو مرکز سلسلہ میں نیشنل تبلیغ سیمینار منعقد ہوگا۔ اسی طرح جماعتی اخبار "Mapenzi ya Mungu" میں بھی اعلان دیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان سے ملک بھر کے ۱۳ صوبوں کی ۳۹ جماعتوں سے ۱۳۶ منتخب داعیان سیمینار سے ایک دن قبل مرکز میں پہنچ گئے جن کی رہائش کا انتظام احمدیہ مسلم سینٹر دارالسلام میں کیا گیا تھا۔ اسی طرح پڑوسی ملک ملاوی، برونڈی اور موزنبیق سے بھی ایک ایک نمائندہ اس سیمینار میں شامل ہوا۔

افتتاح

۳۰ر اپریل ۲۰۰۱ء بروز پیر صبح نو بجے سیمینار کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم رمضان شعبان آف Kinengembasi نے کی۔ بعدہ مکرم علی سعید موسیٰ صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے اپنے افتتاحی خطاب میں سیمینار کا مقصد بیان فرمایا کہ خدا کے پیغام کو ساری دنیا میں پہنچانا آج ہر احمدی کا فرض ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کو پڑوسی ممالک سمیت بیعتوں کا جو ٹارگٹ دیا گیا ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے کیا طریق کار استعمال کیا جائے۔ اس سوال کے حل کے لئے آج ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں تاکہ مختلف علاقوں کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک کامیاب اور بھرپور لائحہ عمل تیار کیا جاسکے۔ پھر آپ نے بطور صدر مجلس حاضرین کو اظہار خیال کی دعوت دی۔

مکرم بکری عبید کالوٹا صاحب آف Arusha نے کامیاب دعوت الی اللہ کے لئے چار باتوں پر زور دیا۔

۱...... حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کیا جائے۔

۲...... قول احسن کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ کا عملی نمونہ ہو۔

۳۔ خدا کے حضور التجا کہ اے مولیٰ لوگوں کے دلوں کو حقیقی اسلام کی طرف پھیر دے۔

۴...... داعیان پر اعتماد ہوں اور اس بات پر یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے فتح و نصرت کا وعدہ فرمایا ہے جو یقیناً پورا ہوگا۔

مکرم احمد داؤد موٹو صاحب آف Tabora: نے مساجد کی تعمیر پر زور دیا کہ مساجد مومنوں کے اکٹھا ہونے کا مقام ہیں جہاں پر وہ مزید تربیت حاصل کر کے میدان تبلیغ میں اتریں گے۔ اور اس طرح تعمیر مساجد سے احمدیہ سنٹرز میں اضافہ ہوگا۔ اسی طرح آپ نے بیان کیا کہ زیادہ سے زیادہ داعیان تیار کئے جائیں جو اپنی اپنی جماعتوں کو سنبھالنے کے ساتھ ساتھ نئے احمدی اور نئی جماعتیں قائم کریں گے۔

مکرم رجب سندالی صاحب آف Tunduru نے فرمایا کہ مخالفین احمدیت میدان تبلیغ میں شکست کھا کر اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آتے ہیں ان سے خوف کی کوئی ضرورت نہیں۔ ناکامی ان کا مقدر ہے۔ وہ لازماً مایوسی کے ساتھ راہ فرار اختیار کریں گے، جیسا کہ کئی علاقوں میں ایسا ہو رہا ہے۔ لوگوں کے نکاحوں کو باطل قرار دینا، بیوی بچوں کو ایمان کی بنا پر خاوندوں سے چھیننا اور افتراق کو رواج دینا ان کا شیوہ ہے۔

مکرم سعید ابراہیم صاحب آف Matwara نے بتایا کہ اب دفاعی تبلیغ کا وقت نہیں ہے بلکہ فاتحانہ انداز میں پیشقدمی کرتے ہوئے تبلیغ کرنی چاہئے تاکہ زیادہ سے زیادہ پھل حاصل ہوں۔

مکرم علی سالوم ڈینڈ یکیلے صاحب آف Msangani نے فرمایا کہ سیمینار کا مقصد تب پورا ہوگا جب ہم میں سے ہر ایک سیمینار کے فیصلہ جات پر سنجیدگی سے عمل کرے اور دوسروں تک اس نیک پروگرام کو پہنچائے۔

مکرم ہارون علی صاحب آف Dodoma نے تین تجاویز پیش کیں:

۱...... داعیان مستقل مزاجی کے ساتھ ہر روز تبلیغ کے لئے وقت دیں۔

۲...... تبلیغی پروگرام مسجد سے باہر بھی رکھے جائیں تاکہ وہ لوگ جو احمدیہ مساجد میں آنے سے گھبراتے ہیں وہ بھی ان پروگراموں سے فائدہ اٹھا سکیں کیونکہ مساجد سے باہر تبلیغی پروگرام زیادہ کامیابی سے ہو سکتے ہیں۔

۳...... زیادہ سے زیادہ تبلیغی پبلک جلسے کئے جائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پیغام حق پہنچ جائے۔

مکرم شمعون جمعہ صاحب آف Tarime نے دو باتوں کی طرف توجہ دلائی:

۱...... تبلیغ سامعین کی عقل و فہم اور علم کے مطابق کی جائے۔

۲...... احمدیت کی حقیقت اور اس کے مخالفین کا حال بھی خوب کھول کر بیان کر دیا جائے تاکہ دونوں صورتیں واضح ہو جائیں۔

مکرم قیس علی صاحب آف Machengwea نے تین تجاویز پیش کیں:

۱...... احمدیہ اسلام کی امتیازی خصوصیات کا بھرملا اظہار ہو کہ یہی سب سے بڑی تبلیغ ہے۔

۲...... مخالفین احمدیت کی ذرہ پرواہ نہ کریں کہ حق و صداقت احمدیت کے ساتھ ہے۔

۳...... مختلف سرکاری اور قومی تقریبات میں شرکت کی جائے کہ اس سے بھی احمدیت کا تعارف بڑھتا ہے۔

مکرم علی مہدی صاحب آف Dutumi نے فرمایا:

۱...... تمام احمدیوں کی روزانہ کی طرز زندگی ایک اچھا نمونہ ہو۔

۲...... داعیان الی اللہ گورنمنٹ کے افراد سے رابطہ اور تعلقات رکھیں کہ اس سے بھی تبلیغ میں آسانی رہتی ہے۔

مکرم عثمان کابیڈو صاحب آف Kilungu نے بھی دو تجاویز دیں:

۱...... داعیان تقویٰ کے زادراہ سے مالامال ہوں تاکہ آپ کی باتوں کا لوگوں کے دلوں پر اثر ہو۔

۲...... دیہاتوں میں داعیان گروپس کی صورت میں جائیں تو زیادہ مفید رہتا ہے۔

مکرم حسن ناپوئے صاحب نے بیان کیا کہ حقانیت احمدیت نے کس طرح ان کے دل پر اثر کیا کہ وہ احمدیت کی گود میں آگئے۔ آپ نے فرمایا کہ احمدیت کی مخالفت اس بات کا ثبوت ہے کہ مخالفین کے پاس حجت و برہان نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اس لئے ساری دنیا جلد تر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں ہوگی۔

مکرم جمعہ راشدی صاحب نے فرمایا کہ تبلیغ کرتے ہوئے سامعین کا مذاق نہ اڑایا جائے بلکہ عزت و احترام کے ساتھ ان سے گفتگو کی جائے اور انہیں دعوت ایمان دی جائے۔

مکرم مولانا محمد احمد شاد صاحب آف Iringa نے فرمایا کہ خلیفۂ وقت کے کلمات کو قبولیت خداوندی حاصل ہے۔ تنزانیہ کو اپنے سپرد پڑوسی ممالک سمیت بیعتوں کے حصول کا ٹارگٹ دیا گیا ہے یہ کوئی ناممکن بات نہیں ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اس ٹارگٹ کو پورا کرنا اپنا فرض سمجھے اور اس مقصد کے حصول کے لئے زیادہ سے زیادہ داعیان کو اس پروگرام میں شامل کیا جائے۔

مکرم عبدالعمران صاحب آف Dutumi نے بیان کیا کہ قرآن کریم نے حکمت اور نصیحت و خیر خواہی کی شرائط کے ساتھ دعوت الی اللہ کی تعلیم دی ہے، اسے ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ دوسری بات یہ کہ داعیان اپنی صفائی اور وقار کا خیال رکھیں کہ Personality بھی ایک اچھا اثر پیدا کرتی ہے۔

مکرم علی سعید موسیٰ صاحب (نیشنل سیکرٹری تبلیغ) نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور بیان کردہ طریق کار پر احسن پیرایہ میں عمل کرنے کی تاکید کی کہ ان ذرائع سے ہم اپنی تبلیغ کو منظم کر سکتے ہیں۔ پھر خاکسار کو اختتامی خطاب کے لئے دعوت دی۔

خاکسار نے داعیان کو خوشخبری سنائی کہ ان کی پسندیدہ اور مددگار کتاب "Silaha za Mahubiri" (تبلیغ کے گُر، پاکٹ سائز) کا تیسرا ایڈیشن بعض اضافہ جات کے ساتھ چھپ گیا ہے۔ مثال کے طور پر اس کے بعض حصوں کو میدان تبلیغ میں پیش کرنے کا طریق بیان کیا۔

خاکسار نے اپنے اختتامی خطاب میں بیان کیا کہ ساری دنیا کو نور احمدیت سے منور کرنا اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرنا آج ہمارا فرض ہے۔ اس لئے آج احمدیوں کے پاس چارہ نہیں سوائے خدا کے حضور جھکنے اور اپنے عمل سے تبلیغ کے میدان میں اترنے کے۔

آج جماعت احمدیہ تنزانیہ خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے اس پوزیشن میں ہے کہ مبلغین و داعیان کی ساری تبلیغی ضروریات پوری کر سکے اس لئے گھبرانے اور کم ہمتی دکھانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ تبلیغی سامان سے مسلح ہو کر میدان تبلیغ میں اتریں اور خدائی وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے آگے بڑھیں اور اپنے تبلیغی ٹارگٹ کو پورا کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنی بے شمار برکتوں سے نوازے اور بخیریت گھروں کو واپس جائیں۔

اس تبلیغی سیمینار کے نتیجہ میں داعیان میں تبلیغ کی ایک نئی روح پیدا ہوئی۔ ملک بھر سے تین تین دن کا یک طرفہ سفر کر کے بھی داعیان بہت خوش تھے اور انہوں نے بیان کیا کہ ان پر تبلیغ کی اہمیت خوب واضح ہو گئی ہے اور اب وہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ سارے علاقہ کو نور احمدیت سے منور نہ کر دیں۔ انہیں معلوم ہوا ہے کہ خلیفۂ وقت کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں کتنی اہم ہیں اور ان پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

ملک کے کونے کونے سے آئے ہوئے داعیان ایک نیا عزم اور ولولہ لے کر واپس لوٹے۔ امید اور یقین ہے کہ اب جلد ہی ہر طرف سے خوشخبریاں ملیں گی اور نور اسلام ہر طرف جگمگائے گا اور ظلمت و تاریکی کو دیس نکالا ہوگا۔

احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ مولا کریم اس سیمینار کے دوررس نتائج ظاہر فرمائے اور جو داعیان اس سے مستفید ہوئے ہیں وہ ہزاروں لاکھوں نفوس کی ہدایت کا موجب ہوں۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

بقیہ: ریجنل جلسہ تنکودوگو وافتتاح مسجد احمدیہ باڈو از صفحہ نمبر ۱۶

رکھا گیا جس میں ۳۶ جماعتوں سے ۷۰۰ سے زائد احباب شامل ہوئے جن میں ائمہ، چیف اور دیگر معززین شہر شامل تھے۔

اس تقریب میں تلاوت اور قصیدہ کے بعد مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے ائمہ نے اپنے خیالات اور نیک جذبات کا اظہار کیا۔ اسی طرح آنے والے معززین کا تعارف کروایا گیا۔ اس کے بعد ریجنل مبلغ مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب نے جماعتی کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ اسی طرح نیشنل سیکرٹری تربیت مکرم ابراہیم طورے صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے تقویٰ کے ساتھ مثالی احمدی بننے کی طرف توجہ دلائی۔ پھر اجتماعی دعا کرواکر اس مسجد کا افتتاح کیا گیا۔

اس تقریب کے انتظامات بہت احسن رنگ میں کیے گئے۔ آخر میں مہمانوں کی خدمت میں لوکل مشروب اور کھانا پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو ایک چھوٹی لیکن خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ اس مسجد کی تعمیر کا کام ریجنل مبلغ مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب کے سپرد تھا جنہوں نے اپنی ٹیم کے ساتھ اس کام کو احسن رنگ میں نبھایا۔ اس مسجد کی تعمیر میں مقامی احباب نے بہت اخلاص سے تعاون کیا اور وقار عمل کے ذریعہ ریت وبجری وغیرہ مہیا کی۔ پانی بڑی دور سے بڑی مشقت سے مہیا کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

اس مسجد کی تعمیر پر قریباً دو ملین پانچ لاکھ فرانک سیفا خرچ آیا۔ اس کے افتتاح کی خبر F.M. ریڈیو پر بڑی تفصیل سے دی گئی۔ نیز نیشنل ریڈیو پر بھی خبر آئی اور اسی طرح دو اخبارات نے بھی خبر شائع کی۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر ہر لحاظ سے بہت مبارک فرمائے اور اس علاقہ میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت کا فعال مرکز ہو۔

مسجد احمدیہ باڈو کے افتتاح کے موقعہ پر احباب جماعت مسجد کے سامنے مسرور نظر آرہے ہیں

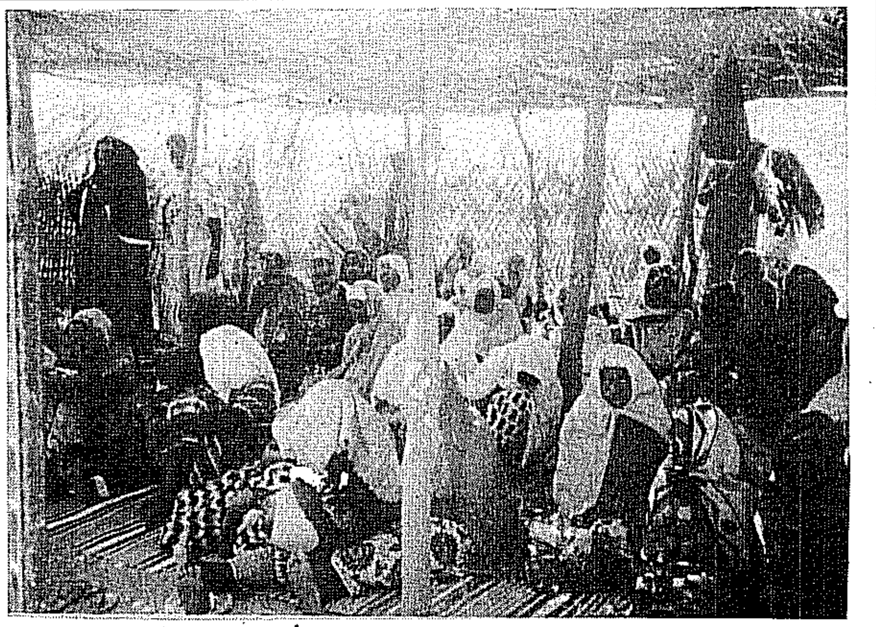

مسجد احمدیہ باڈو کے افتتاح کے موقعہ پر مستورات بھی شامل ہوئیں۔ اس موقعہ کی ایک تصویر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح

مکان وپلاٹ برائے فروخت

ماڈل ٹاؤن ھمک اسلام آباد میں ایک عدد مکان برائے فروخت

ڈرائنگ، ڈائننگ، ٹی وی لاؤنج، تین عدد بیڈروم اٹیچ باتھ اور کارپورچ

اس کے علاوہ ایک عدد رہائشی پلاٹ بھی برائے فروخت

مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل فون پر رابطہ قائم کریں

0049 6181 73849

E-mail: modeltownhumak@hotmail.com

بقیہ: حاصل مطالعہ از صفحہ ۱۶

فرمائی کہ امت محمدیہ میں آنے والا مسیح امت میں ہی پیدا ہوگا (اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ) اور نبی ہوگا۔ آنحضرتؐ نے صرف یہی نہیں فرمایا بلکہ مزید تاکید کے لئے **اسے ایک دفعہ نہیں چار دفعہ نبی کا خطاب دے کر اپنے فیضان ختم نبوت اور اس کے منصب ختم کی کل آفاق عالم میں دھومیں مچادی ہیں۔**

(مسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ذکر الدجال)

تیرے صدقے تیرے قربان رسول عربیؐ
تجھ سے جاری ہوا فیضان رسول عربیؐ

دنیائے اسلام کے معروف محدث کی وضاحت

حضرت امام علی القاری مدفون مکہ معظمہ (وفات ۱۰۱۴ھ) کو مذہب حنفیہ میں مجدد کا درجہ حاصل ہے۔ آپ اپنے دور کے نہایت مشہور اور وسیع النظر علامہ تھے۔ علوم شرعیہ میں آپ کی تصانیف کو عالم اسلام میں نہایت درجہ احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ نے مشکوٰۃ کی شرح (باب الانذار والتحذیر) میں خلافت علی منہاج النبوۃ کے آخری زمانہ میں قیام سے متعلق حدیث کی شرح میں صاف لکھا ہے کہ: "والمُرَاد بِها زَمَنُ عیسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام والمَھدی رحمہ اللہ"۔ کہ اس سے مراد مسیح ومہدی کا زمانہ ہے۔

اعتراف حق

اس حقیقت کی روشنی میں ڈاکٹر اسرار صاحب کی افتتاحی تقریر کے یہ اقتباس ملاحظہ فرمایئے:

"قیامت سے پہلے کل روئے ارضی پر خلافت راشدہ کی طرز پر خلافت علی منہاج النبوۃ کا نظام قائم ہونا ہے۔ جس کی خبر ہمیں صادق المصدوق حضور اکرم ﷺ نے دی۔

اس ضمن میں مسند احمد بن حنبل کی ایک حدیث کے مطابق حضور اکرم ﷺ نے امت مسلمہ کی تاریخ کے پانچ ادوار گنوائے ہیں جن میں سے آخری دور کے بارہ میں آپؐ نے بشارت دی کہ وہ پھر خلافت علی منہاج النبوۃ کا دور ہوگا۔ امت مسلمہ پہلے چار ادوار سے گزر کر اس وقت پانچویں اور آخری دور کی دہلیز پر کھڑی ہے۔ اور اس دور میں ان شاء اللہ خلافت قائم ہوکر رہے گی۔

اسی طرح ایک اور حدیث جو حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

"اللہ نے میرے لئے پوری زمین کو سکیڑ دیا۔ مَیں نے اس کے سارے مشرق اور سارے مغرب دیکھ لئے۔ سن رکھو میری امت کا اقتدار وہاں تک پہنچے گا جہاں تک زمین کو میرے لئے لپیٹا گیا"۔

یعنی اہل اسلام کا اقتدار کرۂ ارض کے کونے کونے پر قائم ہوگا۔

اسی طرح حضرت مقداد بن اسودؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"روئے زمین پر نہ کوئی اینٹ گارے کا بنا ہوا گھر رہ جائے گا اور نہ اونٹ کے بالوں کا بنا ہوا خیمہ جس میں اللہ کلمۂ اسلام کو داخل نہ کردے۔ خواہ کسی سعادت مند کو عزت دے کر اور خواہ کسی بدبخت کی مغلوبیت کے ذریعے"۔

یعنی یا تو اللہ لوگوں کو کلمۂ اسلام کا قائل وحامل بنادے گا یا پھر انہیں مغلوب فرمادے گا کہ وہ اس کے محکوم اور تابع بن کر رہیں گے۔

ان احادیث سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ عالمی نظام خلافت قائم ہو کر رہے گا۔

..........اس سلسلے میں بھی احادیث ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن حارث روایت فرماتے ہیں: "مشرق سے لوگ نکلیں گے جو (حضرت) مہدی کی مدد یعنی ان کی حکومت کے تمکن کے لئے زمین کو روندتے ہوئے بڑھتے چلے جائیں گے"۔

ایک اور حدیث میں حضورؐ نے فرمایا: "میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہونگے جنہیں اللہ تعالیٰ آگ سے بچالے گا۔ ایک گروہ وہ جو ہندوستان سے جہاد کرے گا اور دوسرا گروہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ساتھ دے گا"۔ (صفحہ ۷۔۸)

اس بیان میں ڈاکٹر اسرار صاحب نے خدائے ذوالجلال کے تصرف خاص سے آنحضرت ﷺ کی جن انقلاب انگیز احادیث کا تذکرہ کیا ہے ان سے صاف کھل جاتا ہے کہ "خلافت علی منہاج النبوۃ" کا بابرکت نظام فتنہ پرور ملاؤں اور ان کی شعلہ بار تقریروں اور کانفرنس سے نہیں بلکہ امت کے مہدی ومسیح کی انقلابی شخصیت کے ذریعہ سے منصۂ شہود میں آنا مقدر تھا۔ سو الحمد للہ خدا کے رسول مقبول کی یہ پیش خبری زمانے کے بے انتہا حوادث وزلازل کے باوجود ۱۹۰۸ء سے اب تک پوری آب وتاب سے پوری ہو رہی ہے اور خلافت احمدیہ کی عظیم روحانی تجلیات سے اکناف عالم بقعہ نور بن رہے ہیں اور قرآن اور حقیقی اسلام کا نور براعظموں، ملکوں، شہروں گھروں بلکہ کروڑوں دلوں کو منور کر رہا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

شاعر احمدیت جناب مبشر احمد صاحب راجیکی مرحوم نے نظام خلافت احمدیہ کی انہی برکات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بصیرت افروز نظم کہی تھی کہ

ہمیں ہیں جو پیام مصطفیٰؐ کو
بلاد غیر میں پہنچا رہے ہیں
ہمیں ہیں جو فلک کی وسعتوں میں
علم اسلام کا لہرا رہے ہیں
ہمیں ہیں جو کہ اکنافِ جہاں میں
کلام پاک کو پھیلا رہے ہیں
یہ منزل کونسی منزل ہے یارب
فرشتے آرہے ہیں جارہے ہیں

(روزنامہ الفضل ۱۰/اکتوبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۲)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

(منعقدہ ۲/جون ۲۰۰۰ء بمقام بیت السلام برسلز۔ بلجیم)

(مرتبہ : نصیر احمد شاهد۔ مبلغ سلسلہ بلجیم)

(تیسری اور آخری قسط)

بیت السلام برسلز(بلجیم) میں ۲/جون ۲۰۰۰ء کو منعقدہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک مجلس عرفان میں سے بعض سوالات قبل ازیں الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکے ہیں۔اسی مجلس سے بعض مزید سوالات مع جوابات اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہیں۔ (ادارہ)

سوال: آنحضرت ﷺ مکہ میں فاتحانہ داخل ہوئے۔ مکہ آپؐ کا آبائی وطن تھا۔ آپؐ نے مکہ میں رہنا کیوں پسند نہ فرمایا۔اس میں کیا حکمت تھی؟

جواب : حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کا ایک بہت بڑا اخلاقی مقام تھا جس کا اظہار ہوا۔ مکہ کی بستی نے آپ کو نکال دیا تھا۔اور سب کچھ لوٹ لیا تھا۔ آپؐ کا گھربار کچھ بھی نہیں رہا تھا۔ مدینہ والوں نے آپؐ سے محبت کی، آپؐ کو اپنے رہنے کی جگہ پیش کیں، آپؐ کے صحابہؓ جنہوں نے آپؐ کے ساتھ ہجرت کی تھی ان کو اپنے گھر دے دیئے تھے۔ بعض انصار نے رسول کریم ﷺ کو یہاں تک پیشکش کی کہ اگر مہاجرین کی بیویاں (مکہ والوں نے) چھین لی ہیں تو ہم حاضر ہیں ہم اپنی بعض بیویوں کو طلاق دے دیتے ہیں تاکہ ان سے شادی کروادیں۔ تو جنہوں نے اتنی قربانیاں کی تھیں رسول کریم ﷺ کا احسان مند دل ان کو کیسے بھلا سکتا تھا۔اس لئے آپؐ واپس ان کی طرف چلے گئے۔جب مال غنیمت مکہ میں تقسیم فرمایا تو سارا مہاجرین کو دے دیا اور انصار کو کچھ نہ دیا۔ اس وقت ایک بدنصیب انسان اٹھا اور کہا ہم نے آپ لوگوں کو پناہ دی۔ ہماری تلواریں خون سے بھیگی ہوئی ہیں، ہم نے قربانیاں دی ہیں اور اپنے لوگوں میں سب کچھ تقسیم کر دیا گیا ہے، ہمیں محروم رکھا ہے۔ تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم بڑے بدنصیب ہو۔ تمہیں علم نہیں کہ انصار کو جس سے پیار تھا وہ واپس ان کے ساتھ جارہا ہے اور جو دنیاوی چیزیں تھیں وہ ان لوگوں کو دے دی ہیں۔ کون بہتر ہے؟ان کے پاس ہونا یا اموال تقسیم کرنا۔ تو اس میں اس بات کا بہت گہرا راز ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کیوں مدینہ واپس گئے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپؐ کے مکہ میں رہنے میں شرعی ممانعت نہیں تھی۔

☆......☆......☆......☆

سوال: غیروں کی نظر میں عیسیٰؑ صلیب کے بعد آسمان پر چلے گئے اس کے بعد چند حواری رہ گئے تھے۔ سوال یہ ہے کہ اس وقت ساری دنیا میں عیسائیت پھیل گئی ہے تو کیا یہ چند حواریوں کی وجہ سے ہوا؟

جواب :اس سوال پر حضور نے فرمایا بڑا اچھا سوال ہے۔ پہلا جواب جو عیسائیوں کو دینے والا ہے یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے صلیب کے واقعہ سے پہلے یہ پیشگوئی کی تھی کہ مَیں بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں جانے والا ہوں۔ تو کیا صلیب کے واقعہ سے پہلے آپ کی وہ بھیڑیں آسمان پر چڑھ گئی تھیں جن کی تلاش میں آپ آسمان پر چڑھے۔ وہ بھیڑیں آسمان پر تو نہیں چڑھی تھیں۔اس لئے ان بھیڑوں کی تلاش سے پہلے ان کا مرنا نا ممکن ہے۔اور بھیڑوں کا جو محاورہ ہے وہ بنی اسرائیل پر استعمال ہوتا ہے کہ گویا وہ خدا کی بھیڑیں ہیں اور جو گمشدہ بھیڑیں تھیں وہ بنی اسرائیل کے دس قبائل تھے جو کشمیر اور افغانستان کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ تو بہت قطعی دلیل ہے عیسائیت کے خلاف جو حضرت عیسیٰ کو آسمان پر جانا بتاتی ہے۔

آج کی پھیلی ہوئی عیسائیت کے بارہ میں فرمایا کہ یہ وہ عیسائیت نہیں جو حضرت عیسیٰؑ کی تھی بلکہ یہ سینٹ پال کی عیسائیت ہے۔اس نے عیسائیت کو جو بگاڑا وہ روم میں پھیل گئی۔ چونکہ وہ مشرکانہ مذہب تھا اور رومن ویسے ہی مشرک لوگ تھے اس لئے ان کے دل کو بھا گیا اور یہ رومن مذہب تھا جو دنیا میں بگڑی ہوئی عیسائیت کی شکل میں پھیلا۔ ایک بہت بڑی سلطنت کا مذہب تھا جسے بعد میں عروج ملا ہے۔

نیز فرمایا کہ اس میں ایک یہ بھی نشان تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے تو نہیں جھٹلایا کرتا۔ قومیں خدا کے وعدے جھٹلا دیتی ہیں۔ تو حضرت عیسیٰؑ سے خدا کا جو یہ وعدہ تھا کہ تم انکساری سے کام لو، تلواروں کے سامنے گردنیں پیش کردو۔ مَیں تمہیں بڑھاؤں گا۔ وہ وعدہ خدا نے پورا کر دیا لیکن بدقسمتی سے بعد کی نسلوں میں جو عیسائی تھے انہوں نے اپنے وعدہ کے دھیان نہ کیا اور توحید پر قائم نہ رہے۔ تو اس کی پھر سزائیں بھی قرآن کریم میں مقرر ہیں کہ آخر ان کو بہت بڑا عذاب دیا جائے گا۔ سورۃ کہف میں عیسائیت کے عروج کی اس کے زوال کی اور انجام کی کہانی بیان ہوئی ہے۔ اگر پہلی دس آیتوں اور آخری دس آیتوں کو پڑھو تو آپ کو یہ سمجھ آجائے گی۔اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم دجال کے فتنوں سے بچنا چاہتے ہو تو سورۃ کہف کی پہلی دس آیتوں اور آخری دس آیتوں کو پڑھو۔ان آیتوں میں یہ ذکر ہے کہ کس طرح موحد عیسائیوں نے خدا کی خاطر غاروں میں جانا پسند کر لیا، زمین کو چھوڑ دیا اور صرف خدائے واحد کی اطاعت کی۔ آخری آیات بتاتی ہیں کہ انہوں نے بہت سے اولیاء بنا لئے۔ خدا فرماتا ہے کہ کیا تم نے جو ولی اور Saints بنائے ہوئے ہیں ان کی وجہ سے بچ سکو گے؟۔ دنیا میں تم ترقی کرو گے اور دنیا کے لحاظ سے عظیم الشان ترقی کر جاؤ گے اور سمجھو گے کہ ہم بڑی بڑی صنعتیں بنا رہے ہیں ہم سے زیادہ انڈسٹری دنیا میں کوئی نہیں بنا سکتا۔ لیکن خدا کے حضور نامقبول ہو گے۔ یہ دنیا کی باتیں دنیا ہی میں رہ جائیں گی اور خدا کی لقاء سے محروم ہو جاؤ گے۔ تو سورۃ الکہف میں ان امور کا جواب آجاتا ہے۔

☆......☆......☆......☆

سوال: حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں ان کے پاس کشمیر اور افغانستان کی طرف گئے۔ کیا ان میں کوئی عیسائی بھی ملتے ہیں یا سب کے سب مسلمان ہو گئے؟

جواب :اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وہ تاریخ یہ ہے کہ پہلے وہ لوگ بدھ ہوئے تھے۔ اسلام سے پہلے انہوں نے بدھ ازم کو قبول کیا تھا کیونکہ بدھ نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ ان کے وصال کے ۵۵۰ برس بعد ایک غیر ملکی بدھ تم میں آئے گا اور وہ حضرت عیسیٰؑ تھے جن کی علامتیں اس بدھ سے اتنی ملتی تھیں کہ حضرت عیسیٰ کی تعلیم پرانے بدھ کی تعلیم میں مدغم ہو گئی، گڈمڈ ہو گئی یہاں تک کہ حضرت عیسیٰؑ جو کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے یہ عقیدہ پھیل گیا کہ پرانا بدھ بھی کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ حالانکہ پیشگوئی کے مطابق آنے والا بدھ کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ اس لئے مَیں سمجھتا ہوں کہ پہلے دور کے تمام کشمیری جو حضرت بدھ کی تعلیم سے متاثر تھے وہ حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آئے اور حضرت عیسیٰؑ کی تعلیم حضرت بدھ کی تعلیم میں مدغم ہو گئی۔ پھر جب اسلام آیا تو چونکہ ان کے دل میں سعادت تھی اور وہ ایک نبی پر ایمان لے آئے تھے اس لئے انہوں نے آنحضرت ﷺ کو بھی اس سعادت کے نتیجہ میں قبول کر لیا۔ یہاں تک کہ بدھ ازم کا اور عیسائیت کا بظاہر نام و نشان مٹ گیا۔ ایسا ہوتا رہتا ہے اور دنیا غور نہیں کرتی۔ یہی علاقہ جرمنی ہالینڈ اور بلجیم کا کسی زمانہ میں عیسائی نہیں تھا بلکہ کسی زمانہ میں عیسائیوں کے مخالف لوگ تھے۔ تو عیسائیت نے جب غلبہ پا لیا تو ان کے وہم و گمان میں بھی یہ نہیں آسکتا کہ ہم کسی زمانہ میں عیسائیت کے دشمن تھے۔ کٹر، نیم کٹر یا بگڑے ہوئے عیسائی ہی ہیں جو کچھ بھی اپنے آپ کو کہیں وہ رہتے عیسائی ہی ہیں۔ تو یہی حال کشمیریوں کا ہوا۔ وہاں سے عیسائیت کا نام بھی مٹ گیا اور بدھ ازم کا بھی مٹ گیا اور اسلام کثرت سے چھا گیا کہ صرف اسلام ہی رہ گیا۔

☆......☆......☆......☆

سوال: ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد بھی ایک صدی گزر گئی۔ آیا خلفاء کی موجودگی میں مجدد ہو سکتا ہے؟

جواب :اس کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ خلیفہ کی موجودگی میں کوئی مجدد نہیں آئے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد کی صدی ختم ہوئی، دوسری شروع بھی ہوئی کوئی مجدد ظاہر نہیں ہوا۔ اصل میں لوگ غور نہیں کرتے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ یہ یہ دور اسلام میں آئیں گے۔ ملوکیت کا، فاسد ملوکیت کا یہاں تک کہ بالآخر ایسا دور آئے گا کہ تَكُونُ الْخِلَافَةُ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ یعنی خلافت نبوت کے طریق پر جاری ہو گی۔ تو حضرت مسیح موعودؑ اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں۔ آپ نے دوبارہ خلافت کا اعادہ کیا ہے جو منہاج النبوۃ پر چل پڑی ہے۔ اور اس خلافت کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی ہے کہ خدا تعالیٰ نے کم سے کم ایک ہزار سال تک اس خلافت کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ تو اس کے ہوتے ہوئے مجدد کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ مجدد تو ایک علاقائی چیز ہے کوئی سارے عالم کا مجدد نہیں آیا۔ اپنے اپنے علاقوں کے لئے، اپنے اپنے وقت کے، صدی تک کے لئے ہوا کرتے تھے۔ تو احمدیت کیا صرف ایک صدی کے لئے تھی۔ مجدد کیسے ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ رسول کریم ﷺ کے خلیفہ تھے۔ خلفاء بھی اس پہلو سے عالمی حیثیت رکھتے ہیں۔ دیکھیں احمدیت دنیا کے کونے کونے میں پھیلی ہے خلافت کے تابع ہے۔ تو کوئی مجدد دکھائیں جو ساری دنیا کا مجدد بنا ہو۔ تو اس کے ہوتے ہوئے کوئی ضرورت ہی نہیں، ممکن ہی نہیں۔ جیسے محاورہ ہے 'آب آمد تیمم برخاست'۔ جب پانی ہو تو پھر تیمم کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ جب پانی مل جائے تو تیمم کی کوئی حیثیت نہیں۔ یہی حال مجددیت کا ہے جو خلافت کی عدم موجودگی میں تیمم کا کام دیتی ہے۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینیجر)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

مامور زمانہ کی ایک نہایت ضروری نصیحت

(فضل احمد شاہد)

ہم بہت ہی خوش بخت ہیں کہ ہم نے وہ زمانہ پایا جس کے انتظار میں بہت بڑے بڑے لوگ اس جہاں کو چھوڑ گئے اور ہم نے صرف زمانہ نہیں پایا بلکہ اس زمانہ کے مامور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو ماننے کی توفیق ملی۔ مامور زمانہ نے زمانے کی ہدایت کے لئے ایک یادگار لٹریچر چھوڑا جو دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک آپ کی لکھی ہوئی بابرکت کتب، دوسرا آپ کے وہ فرمان جنہیں آپ نے مختلف مواقع پر اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا۔ ان کا مجموعہ ملفوظات کے نام سے موسوم ہے۔ ہر دو قسم کے لٹریچر میں بے انتہا برکات ہیں۔ ایک ایک فقرہ دل میں گڑ جاتا اور حیرت انگیز تبدیلیوں کا موجب ہوتا ہے۔ ایک دن مَیں نے ملفوظات جلد ۴ کو کھولا تو ایک ضروری نصیحت میرے دل کو بہت لگی۔ مَیں نے اسے نوٹ کیا، اس پر عمل شروع کر دیا اور مَیں نے ضروری سمجھا کہ یہ بات تمام دوستوں تک بذریعہ الفضل جانی چاہئے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"انسان کو چاہئے کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کی زندگی کا ہر روز مطالعہ کرتا رہے"۔ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۵۰۴)

اس فقرہ پر غور کریں تو درج ذیل امور سامنے آتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرنا چاہئے، حضورؐ کے صحابہ کی زندگی کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ یہ کام کبھی کبھار نہیں بلکہ ہر روز کرنا چاہئے اور اپنے روز مرہ پروگرام کا اسے حصہ بنانا چاہئے۔ اس فقرہ کے سر فہرست انسان کا لفظ ہے۔ اس میں یہ پیغام ہے کہ ہر فرد کے لئے یہ بات مفید ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرے۔

یہ نصیحت کیوں کی گئی ہے؟ اس لئے کہ ناصح نے خود آنحضرت ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کیا اور سب کچھ اسی کی اتباع کے نتیجہ میں پایا۔

مطالعہ کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ انسان بغور مطالعہ کرے۔ چنانچہ ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں:

"جب انسان آنحضرت ﷺ کی زندگی کو غور سے مطالعہ کرتا ہے تو اسے بہت کچھ پتہ ملتا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۸۸)

یہ فقرہ بتاتا ہے کہ صاحب تجربہ شخص اپنے تجربہ کو بیان کر رہا ہے۔

ایک بات ملفوظات جلد ۴ کے فقرہ سے یہ بھی واضح ہے کہ "ہر روز مطالعہ کرتا رہے"۔ بعض اوقات چند دن، چند ماہ کی ہر روز باقاعدگی کے بعد تسلسل ٹوٹ سکتا ہے مگر "مطالعہ کرتا رہے" میں اس بات پر زور ہے کہ ساری زندگی کے سارے ایام میں آپ یہ کام کرتے رہیں۔

ایک اور بات ملفوظات جلد ۴ کے فقرہ سے نکلتی ہے کہ آپ نے حضور ﷺ کے ساتھ آپ کے صحابہؓ کا ذکر فرمایا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ صاحب بصیرت ہو کر جانتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی قوت قدسیہ دیکھنی ہو تو صحابہ کو دیکھو۔ ایسی عظیم الشان تبدیلی ان میں پیدا ہوئی کہ "خدا ان سے راضی ہو گیا اور وہ خدا سے راضی ہو گئے"۔ وہ آسمان کے روشن ستارے بن گئے۔ وہ آنحضرت ﷺ کے عشق میں کھوئے گئے اور آپ کی عکسی تصویر بن گئے۔

اس نصیحت کو سننے کے بعد قارئین کے دل میں معاً یہ سوال پیدا ہوگا کہ ہم کون کون سی کتابیں حاصل کریں؟ کتابیں کہاں سے حاصل کریں۔ اس سلسلہ میں چند مفید مشورے پیش خدمت ہیں۔

حضرت محمد عربی ﷺ کی سیرت خود خدا نے قرآن مجید میں بیان فرمائی اور یہ کتاب ہر گھر میں یقیناً موجود ہے۔ یہ کتاب جہاں خدا تعالیٰ کا عظیم احسان ہے وہاں یہ کتاب حضور اکرم ﷺ کا عظیم احسان ہے کیونکہ آپ ہی یہ کتاب خدا سے لائے۔ اس کتاب کو کھول کر پڑھئے۔ جگہ جگہ خدا تعالیٰ نے کتنے حسین انداز میں اس عظیم رسول کی زندگی کا تذکرہ فرمایا ہے۔

جن کو توفیق ملے وہ بخاری، مسلم، ترمذی و دیگر کتب احادیث، سیرت کی قدیم کتب کا مطالعہ کریں اور تراجم سے استفادہ کریں۔

سیرت کے موضوع پر جماعت کی طرف سے اور دیگر لوگوں کی طرف سے متعدد کتب لکھی گئی ہیں ان کے نام میں اس لئے نہیں لکھتا شاید آپ کو ملیں یا نہیں اس لئے جو بھی میسر آئے مطالعہ کیجئے۔

جماعتی رسائل، اخبارات، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی کتب، خطابات اور خطبات میں جگہ جگہ سیرت کے تذکرے آپ پائیں گے۔

اگر آپ مرکز سلسلہ میں ہیں تو مرکز سے اور مرکزی لائبریری سے سیرت کی کتب کا مطالعہ کریں۔ اگر آپ مرکز سے دور ہوں تو آپ کے قریبی مرکز میں بھی لائبریری ہو سکتی ہے مگر سب سے ضروری اور بہتر یہی بات ہے کہ سیرت کے موضوع پر کتب جہاں سے بھی ملیں انہیں خریدیں، گھر میں رکھیں اور مطالعہ کریں۔

اس وقت دنیا گمراہی اور ضلالت میں ڈوبی ہوئی ہے اور انسانوں کو شیطان بے شمار طریقوں سے گمراہ کر رہا ہے اور بدیاں دن بہ دن ترقی کر رہی ہیں اس لئے اس امر کی بہت زیادہ اور شدت کے ساتھ ضرورت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی اور آپؐ کے صحابہؓ کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم رسول اللہ اور آپؐ کے مقدس صحابہؓ کے نقوش قدم پر چلنے والے ہوں۔

تحریک کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے جس کے ساتھ ساتھ خدمت کرنے والوں کے لئے مالی، جانی، علمی ہر لحاظ سے بے پناہ مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ جنوری ۱۹۹۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احمدی بچوں اور بچیوں کی نگہداشت، مدد اور تربیتی امور میں رہنمائی کے لئے جن کے والد یا والدین فوت ہو چکے ہیں اور انہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت انہیں سنبھالے ایک منصوبہ کا اعلان فرمایا جس کا نام "کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" رکھا گیا۔ ابتداء میں ایک سو خاندانوں کے سنبھالنے کا ٹارگٹ دیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے صاحب حیثیت اور صاحب دل دوستوں نے گرانقدر وعدے فرما کر اس کو اتنا مضبوط بنا دیا کہ اس وقت تقریباً ۳۷۰ خاندانوں کے ۱۲۰۰ بچوں اور بچیوں کو باقاعدہ وظیفہ دیا جا رہا ہے۔ ان کی تربیت کے لئے اور دوسرے مسائل کے حل کے لئے کمیٹی ہذا کی طرف سے باقاعدہ رہنمائی کی جاتی ہے۔ بچیوں کی شادی اور بچوں کے تعلیمی اخراجات کے وقت مناسب مدد کی جاتی ہے۔ اور جہاں تک ہو سکے دوسرے امور میں بھی ان کا ساتھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود کفیل ہو کر اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔ ابتداء سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۳۷ گھرانوں کے ۵۴۰ یتامیٰ بالغ ہو چکے ہیں یا تعلیم مکمل کر چکے ہیں یا برسر روزگار ہو چکے ہیں یا شادیاں ہو چکی ہیں۔ اور یتامیٰ کمیٹی کی کفالت سے نکل چکے ہیں۔

جوں جوں کام میں وسعت ہوتی جا رہی ہے اور تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ہم صاحبِ حیثیت، صاحبِ توفیق، مالی وسعت رکھنے والے دوستوں کو فنڈ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ جہاں وہ اپنے بچوں کی جسمانی ضروریات اور روحانی تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں وہ ان یتیم بچوں، بچیوں کو بھی اپنے بچوں کے ساتھ شامل کر کے ان کی مدد کے لئے باقاعدہ حصہ لے کر اس فنڈ کو مضبوط کریں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ ۵۰۰ روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامی۔
دارالضیافت ربوہ)

وصیت سے ایمانی ترقی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہئے کہ وصیت کریں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بنا بھی دیتا ہے"۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اصلی زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام

الرّحیم جیولرز حیدری
اور
نیو الرّحیم جیولرز حیدری

اور اب

الرّحیم
سیون سٹار جیولرز

مین کلفٹن روڈ

مہران شاپنگ سنٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 664-0231

حضرت ابّا جان

(حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ)

(ماجد احمد خان ۔ربوہ)

آج پھر وہی کیفیت ہے، وہی وجود کی تپش، وہی تنہائی کا احساس، وہی تصور۔ اور پھر جب ایسا ہو تو سب کچھ بہنے لگتا ہے۔ لگتا ہے کہ کچھ نہیں بچے گا۔ لیکن یوں ہوتا نہیں۔ صرف پیاسی زمین کو سیراب کر کے ایک سوندھی سوندھی سی خوشبو چھوڑ کر ان کی یاد وجود کی مٹی کو بھگو ڈالتی ہے۔

دوپہر کو لیٹا تو حضرت اباجان کا تصور اور اس محبت کرنے والی ہستی کا خیال پھر بے چین کرنے لگا۔ ایک ایک کر کے ان کی باتیں پھر یاد آنے لگیں۔ بے ترتیبی کو ترتیب دینے کا خیال بھی دوست عزیزوں نے ہی دلایا تھا کہ کچھ اور لکھو ابھی پیاس بجھی نہیں۔ وہ کیا جانیں کہ یہ پیاس تو یوں نہ بجھے۔ مجھ سے تو انہوں نے بڑی محبت کی تھی۔ مجھے آج تک کوئی ایسا نہیں ملا جس نے ان کی محبت کا کچھ حصہ پایا ہو اور ان کے ذکر پر آنکھوں میں نمی نہ چھپائے۔

اباجان کی وفات کو کئی سال بیت چکے تھے۔ مَیں غالبًا تیرہ برس کا ہونگا۔ ایک دن حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ صبح ہی صبح اپنے بیٹے نواب محمد احمد خان صاحب کے گھر تشریف لائیں، مجھے بلایا اور کہا کہ مَیں صرف اس وقت اس لئے آئی ہوں کہ رات منجھلے بھائی (حضرت اباجان) خواب میں آئے تھے۔ مجھے کہنے لگے جاؤ ماجد کے پاس جاؤ اور اس کو برفی کے لئے پیسے دو۔ یہ کہہ کر انہوں نے چاندی کے دو سکے مجھ دئے اور کہا کہ دیکھو اُن کو اب بھی تمہارا کتنا خیال ہے۔ اپنے آپ کو دیکھ کر ہرگز نہیں لگتا کہ اتنے بڑے بزرگوں کی اتنی محبتیں سمیٹی ہوئی ہیں۔ یہی شرمندگی کچھ اور لرزا دیتی ہے، کچھ رُلا دیتی ہے۔

مَیں چھوٹا سا تھا جب ان کی وفات ہوئی۔ میری والدہ کی وفات ۱۹۹۸ء میں ہوئی تھی۔ اپنی وفات سے چند سال پہلے مجھے بلایا اور چند خطوط دے کر کہا یہ اباجان نے تمہیں لکھے تھے، انہیں سنبھال لو۔ یہی خطوط کبھی کبھی نکال کر پڑھتا ہوں۔ کوئی اندازہ بھی نہیں کر سکتا کہ ایک چھوٹے سے بچے (تین سے سات سال) کو انہوں نے کس طرح اور کیا کچھ نہیں لکھا ہوگا۔ ایک ایک لفظ گویا ان کی محبتوں میں گوندھا ہوا ہے۔ ۲۰؍جنوری ۱۹۵۹ء کا لکھا ہوا ایک خط میرے سامنے کھلا پڑا ہے۔ لکھا ہے:

"رات تمہاری امی اور ابا سے فون پر بات ہوئی تھی مگر افسوس کہ تمہارے سے بات نہیں ہو سکی۔ اس کی تلافی کے لئے بستر پر پڑے پڑے یہ خط لکھ رہا ہوں۔ امید ہے تم بالکل اچھے ہو گے۔ تم مجھے بہت یاد آتے ہو، کیونکہ تم شریف بچے ہو اور میرے ساتھ اللہ باللہ (نماز) کے لئے بھی جایا کرتے تھے اور تمہارے ابا کا خط آیا ہے کہ تم ان کے ساتھ کوئٹہ میں اللہ باللہ کرنے گئے تھے۔ میں تمہارے واسطے بہت دعا کرتا ہوں"۔ ایک چار سالہ بچے کو نصیحت اور تلقین کا کتنا دلنشین انداز ہے۔ دل میں اترنے والی باتیں۔ اتنے بڑے انسان اور بزرگ کی اپنے چار سالہ نواسے سے خط میں یہ گفتگو اور اس طرح سے سمجھانا۔ یہ صرف انہی کا انداز تھا۔

کوٹھی البشریٰ کی تعمیر ۶۱۔۱۹۶۰ء میں ہوئی تھی۔ دوران تعمیر مجھے اپنے ساتھ زیر تعمیر کوٹھی لے جایا کرتے تھے جیسا کہ رواج تھا کہ راج مزدور تعمیر کے لئے ایک حوض بنا لیتے تھے کہ پانی کی کمی نہ ہو۔ ایسا ہی ایک حوض زمین کے شمال مغربی کونے میں بھی بنایا گیا۔ مَیں اکثر وہاں جا کے نہانے لگ جایا کرتا تھا۔ جب کوٹی کی تعمیر مکمل ہو گئی تو کہنے لگے یہ حوض یہاں پکا بنا دو۔ ماجد جب آئے گا یہاں نہایا کرے گا۔ یہ تعلق یہ محبتیں بھلا بھولتی ہیں۔ کس کس کو یاد کروں۔

میرے والد فوج میں تھے۔ والد کی شخصیت پر اثر ہو تو بچے پر اس کا اثر ضرور پڑتا ہے۔ مجھے بھی فوج میں جانے کا شوق ہو گیا۔ مجھ سے اکثر پوچھتے بڑے ہو کر کیا بنو گے۔ مَیں بڑے فخر سے کہتا کہ فوجی افسر۔ جواب میں ہمیشہ کہتے کہ نہیں تم زندگی وقف کرو گے۔ میں بڑا ہوا، فوج میں کمیشن لیا۔ پھر آٹھ سال بعد بعض وجوہات کی بنا پر استعفیٰ دے دیا۔ پھر ۷ اسال تک مختلف کاروبار کرتا رہا۔ لیکن اس بندۂ خدا کی بات پوری ہونی تھی۔ نہیں تو میرے جیسے گنہگار اور دنیا دار انسان نے وقف کیسے کرنا تھا؟ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے قبول کیسے کرنا تھا؟ انہیں دعاؤں کے بل بوتے پر مجھے خدا سے بھی یہ امید ہے کہ اس گنہگار کی مساعی بھی شاید اس لئے قبول کر لے کہ یہ ایک اُس محبت کرنے والے کی خواہش اور دعا تھی۔

مجھ جیسے گنہگار سے بھلا کہاں ان کی محبت سمٹتی ہے۔ کوٹھی البشریٰ کے پہلو میں مجھے خداتعالیٰ نے گھر بنانے کی توفیق دی ہے۔ کبھی رات کو ٹہلتے ٹہلتے اس گھر کی طرف نظر اٹھتی ہے تو ٹھہر سی جاتی ہے۔ یہیں وہ محبت کرنے والا وجود رہتا تھا۔ ان کا لمس سا محسوس ہوتا ہے۔ جب نظر دھندلانے لگتی ہے تو واپس لوٹ آتا ہوں۔

Money Matters
Mortgages, Remortgages
Secured-unsecured Loans
Homeowner Loans,
Tenent Loans,Personal Loans,
Credit Cards,
Current-Savings accounts,
Business Finance
FEEL FREE TO CCONTACT
Mr.KhaliJ Mahmood
Tel:020 8649 9681 Fax:020 8686 2290
Mobile: 07931 306576
Your home is at risk if you do not keep up repayments on mortgage or any other loan secured on it

دلچسپ اور ایمان افروز

اللہ تعالیٰ کی طرف سے احمدیت کی تائید و نصرت کے نشانات دنیا بھر میں بڑی کثرت سے پھیلے پڑے ہیں۔ لاکھوں کروڑوں احمدی اس بات پر گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو سنتا اور مخالفین کو ذلیل ورسوا کرتا اور احمدیت کی حفاظت فرماتا ہے اور اپنے نشانات کے ذریعہ احمدیوں کے ایمانوں کو تقویت بخشتا ہے۔ ایسے واقعات ہر ملک میں، ہر قوم میں ہو رہے ہیں۔

پاکستان میں تحصیل پتوکی ضلع قصور کے ایک نوجوان عزیزم عبدالمنان منصور نے جس نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے اپنا ایک ذاتی تجربہ حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھ کر بھجوایا ہے۔ یہ دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ ہدیۂ قارئین ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"آج سے کچھ ماہ پہلے تقریباً ۲۰۰۰ء میں مَیں صبح سویرے سکول روانہ ہوا۔ اسمبلی کے بعد ہم کلاس روم میں داخل ہوئے۔ پہلا پیریڈ ختم ہونے کے بعد جب دوسرا پیریڈ شروع ہوا تو استاد صاحب جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت غلیظ الفاظ استعمال کرنے لگے۔ اتنے گندے الفاظ کہ بندہ بیان کرنے سے قاصر ہے۔ اس وقت میرے دل کی دھڑکن بہت تیز تھی جبکہ دوسرے لڑکے ہنس رہے تھے۔ صرف چند لڑکوں کو ہی پتہ تھا کہ میں احمدی ہوں۔ وہ میری طرف دیکھ کر ہنستے اور مذاق اڑاتے۔

اُس وقت میرے دل سے استاد صاحب کے لئے بددعائیں نکلنا چاہتی تھیں لیکن مَیں نے بہت صبر و تحمل کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ ارشاد یاد آیا کہ میری جماعت کے افراد یا ماننے والوں کی دعائیں قبول ہونگی۔

مَیں نے گھر آتے ہی اللہ تعالیٰ سے انتہائی عاجزی سے دعا کی کہ وہ استاد صاحب کو کسی نہ کسی طرح یہ تمام غلیظ الفاظ استعمال کرنے سے روکے۔

دوسرے دن مَیں سکول پہنچا۔ دوسرا پیریڈ شروع ہوتے ہی استاد صاحب اللہ توبہ کرتے ہوئے کلاس میں داخل ہوئے۔ سب حیرت سے استاد صاحب کی طرف دیکھ رہے تھے کہ آخر کیا ہوا۔ لڑکوں کے پوچھنے پر استاد صاحب نے بتایا کہ رات تقریباً بارہ بجے کے قریب ایک عجیب واقعہ پیش آیا کہ مَیں اپنے بستر پر لیٹا ہوں، ایک عجیب و غریب مخلوق میرے کمرے میں داخل ہوتی ہے۔ اس کے دانت اور ناخن بڑے بڑے، جسم پر لمبے لمبے بال جس کو دیکھ کر میں خوفزدہ ہو گیا اور اس مخلوق نے میری گردن دبالی۔ کہتے ہیں تقریباً سات آٹھ منٹ اُس نے میری گردن دبائی۔ جب مَیں مرنے کی حد تک پہنچ گیا تو اُس نے مجھے چھوڑ دیا۔ اور اس کے بعد چلی گئی۔

سب لڑکے بہت حیران تھے لیکن پوری کلاس میں صرف مَیں ہی خوش تھا کہ میری دعا نے صرف ایک رات میں ہی اثر کر دیا۔

استاد صاحب کہنے لگے ناجانے بھولے میں کسی نیک بزرگ کو برا بھلا کہہ دیا جس کی وجہ سے یہ واقعہ پیش آیا۔

وہ دن اور آج تک استاد صاحب نے کبھی جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی برا لفظ استعمال نہیں کیا۔ (شاید استاد صاحب سمجھ گئے ہوں)۔ میری تمام احمدی بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ بھی بددعاؤں کی بجائے دعاؤں کے تیر چلائیں اور احمدیت کی سچائی کے ثبوت اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔

جماعت احمدیہ ابادان (نائجیریا) کے زیر انتظام

فری میڈیکل کیمپ

(رپورٹ: ڈاکٹر سمیع اللہ طاہر ۔ نائیجیریا)

۱۷؍جون ۲۰۰۱ء کو جماعت احمدیہ نائجیریا کے ابادان سرکٹ کی طرف سے فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں پانچ ڈاکٹروں نے پورا دن مریضوں کا مفت معائنہ کیا، ادویات دیں اور علاج تجویز کیا۔

یہ کیمپ بیک وقت دو مختلف گاؤں میں لگایا گیا۔ ایک گاؤں میں تقریباً ۴۰۰۔ اور دوسرے گاؤں میں تقریباً ۱۳۰۰ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔

Oyo سٹیٹ کے گورنر اور کمشنر آف ہیلتھ نے اس موقعہ پر اپنے نمائندے بھجوائے۔

چھ اخباروں میں کیمپ کی خبر چھپی اور ریڈیو پر بھی اعلان ہوتے رہے۔ علاقہ کے کنگ اور چیفز نے بھی شرکت کی اور جماعت کو علاقہ میں پورے تعاون کا یقین دلایا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے مفید ثمرات ظاہر فرمائے اور انسانیت کی بھرپور خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ ہمارا پتہ ہے:

AL-FAZL DIGEST, 6 HARDWICKS WAY, LONDON SW18 4AJ U.K.

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۷/اپریل ۲۰۰۰ء میں حضرت مصلح موعودؓ کا ذکر خیر مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب نے اپنے مشاہدات کے حوالہ سے تحریر کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ ہمارے والد محترم خلیفہ صلاح الدین صاحب مرحوم ذکر کیا کرتے تھے کہ انہوں نے جب ہوش سنبھالا تو دیکھا کہ ان کے والد حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ اپنی بیٹی سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ حرم حضرت مصلح موعودؓ یعنی حضرت امّ ناصر کی بہت قدر کرتے تھے۔ جب وہ آتیں تو کھڑے ہو کر اُن کا استقبال کرتے، قادیان سے باہر جاتے تو مل کر جاتے اور واپس آکر بھی پہلے اپنی بیٹی کے گھر جاتے۔ یہ احترام صرف اس لئے تھا کہ انہیں حضرت مصلح موعودؓ کی حرم اوّل ہونے کا شرف حاصل تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ بھی حضرت ڈاکٹر صاحبؓ سے بہت محبت کا سلوک فرماتے تھے۔

مکرم محمد حسین صاحب درزی کا بیان ہے کہ ایک رات عید کے قریب مَیں رات بھر اپنی دکان پر کام کرتا رہا۔ آدھی رات گزرنے کے بعد مَیں نے دیکھا کہ حضرت مصلح موعودؓ اپنی والدہ حضرت اماں جانؓ کے ہمراہ ہاتھ میں لالٹین پکڑے کہیں جارہے ہیں۔ مَیں حفاظت کے نکتہ نظر سے ان کے پیچھے ہولیا۔ دونوں متبرک ہستیاں باغ کی طرف جارہی تھیں جہاں حضرت ڈاکٹر صاحبؓ مقیم تھے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ حضرت ڈاکٹر صاحبؓ کی طبیعت کی خرابی کی اطلاع ملتے ہی حضورؓ اتنی رات گئے بغیر کسی خادم کے روانہ ہوگئے۔

حضرت مصلح موعودؓ بہت بہادر اور نڈر تھے۔ مضمون نگار اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک رات قادیان میں رات کے وقت گلی میں غیر معمولی شور ہوا تو حضورؓ باہر والی سیڑھی سے فوراً نیچے اتر آئے اور بغیر کسی خوف کے شور کی طرف چل پڑے۔ پھر حقیقت حال جاننے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔ اسی طرح دہلی کے جلسہ مصلح موعود کے موقع پر جب شریروں نے حملہ کیا تو حضورؓ کسی گھبراہٹ کے بغیر وہیں موجود رہے اور مستورات کی حفاظت کا سامان کرتے رہے۔ حملہ آوروں کے جانے کے بعد مستورات کو بحفاظت واپس پہنچا کر حضورؓ واپس تشریف لے گئے۔

ایک مرتبہ میری بہن کی پیدائش کے موقع پر والدہ محترمہ سخت بیمار پڑ گئیں کہ جان کے لالے پڑ گئے۔ حضور رتن باغ لاہور میں مقیم تھے اور ہم ماڈل ٹاؤن میں رہائش پذیر تھے۔ ابا فوراً دعا کی درخواست کے ساتھ حاضر ہوئے تو حضورؓ نے کسی اہم کام کے بارہ میں ارشاد فرمایا کہ یہ کام فوری کرو اور حفیظ (والدہ کا نام) کی فکر نہ کرو۔ ابا کہا کرتے تھے کہ مجھے اسی وقت تسلّی ہوگئی اور حضورؓ کا کام سرانجام دے کر جب شام کو مَیں گھر پہنچا تو ہماری والدہ کو صحت عطا ہوچکی تھی۔

مضمون نگار کا بیان ہے کہ حضورؓ نے اس عاجز کی پیدائش سے قبل بتادیا تھا کہ لڑکا ہوگا۔ کُل سات لڑکے ہوں گے۔ پھر حضورؓ نے منجد منگوا کر سات نام رکھے۔ ہم سات بھائی ہوئے۔ تین وفات پاگئے۔ حضرت اماں جانؓ نے فرمایا: ہمیں بھائیوں کے ساتھ بہنیں اچھی لگتی ہیں، دعا کریں بچی ہو۔ پھر میری بہن پیدا ہوئیں۔

مَیں ربوہ سے باہر جاتا تو حضورؓ سے اجازت لے کر جاتا، شکار یا پکنک پر جانا ہوتا تو حضورؓ کارتوس وغیرہ عطا فرمادیتے۔ جب کھیل کی غرض سے باہر جانا ہوتا تو مَیں دعا کے لئے عرض کرتا۔ اگر حضورؓ فرماتے کہ اللہ رحم کرے تو میچ میں ہار ہوتی۔ اگر حضورؓ فرماتے اچھا اللہ فضل کرے گا یا دعا کروں گا تو پھر ہم جیت کر آتے۔

میرے ابا کی وفات راولپنڈی میں دوپہر سوا بارہ بجے ہوئی۔ عین اُسی وقت حضورؓ نے حضرت چھوٹی آپا سے فرمایا کہ حفیظ (میری والدہ) کو اطلاع دیں خلیفہ صلاح الدین فوت ہوگئے ہیں۔

حضورؓ کے گھر میں ایک ٹیبل ٹینس کی میز ہوتی جس پر ہم کھیلا کرتے۔ حضور کھیلنے سے نہیں روکتے تھے باوجود اس کے کہ شور بھی ہوتا تھا۔ لیکن نماز باجماعت میں شامل ہونے کے لئے فرماتے کہ اب کھیل بند کرو۔

ایک مرتبہ میاں رفیق احمد صاحب اور خاکسار قصر خلافت کی طرف آرہے تھے کہ ہم نے حضورؓ اور حضرت سیدہ مہر آپا کو سرگودھا روڈ کی طرف جاتے دیکھا۔ ہم حیرت سے اور حفاظت کی غرض سے حضورؓ کے پیچھے روانہ ہوگئے۔ حضورؓ سڑک پر جاکر احمد نگر کی طرف مُڑ گئے۔ ٹریفک چل رہی تھی۔ ہم دوڑ کر حضورؓ کے قریب آگئے تو حضورؓ نے مسکرا کر فرمایا: "ہمارا سیر کو جی چاہ رہا تھا، پہرہ داروں سے آنکھ بچا کر نکل آئے پر تم لوگوں نے پکڑ لیا"۔ وہ شخص کیوں نہ نڈر اور بہادر ہو جس نے خدا کی خاطر تمام دنیا سے ٹکر لے لی۔

حضورؓ کا اعلیٰ درجہ کا لاثانی عالم ہونا، مقرر ہونا اور اردو دان ہونا تو مسلّمہ ہی تھا، ایک مرتبہ حضورؓ کو ایک امریکن سے انگریزی میں روانی سے گفتگو کرتے ہوئے بھی دیکھا۔

امریکی ریاست "ہوائی"

امریکہ سے ہزاروں میل دُور بحرالکاہل میں امریکہ کی پچاسویں ریاست "ہوائی" آٹھ جزائر پر مشتمل ہے۔ یہ واحد ریاست ہے جہاں سفید فام اقلیت میں ہیں۔ اسے ۲۱/اگست ۱۹۵۹ء کو امریکہ کی ریاست کے طور پر دنیا کے نقشہ میں شامل کیا گیا۔ دارالحکومت ہونولولو ہے اور یہ ریاست سیاحت کی وجہ سے اور امریکی اڈے کی وجہ سے معروف ہے۔

اس ریاست میں آبادی کا آغاز ایک ہزار سال قبل اُس وقت ہوا جب یہاں Polynesia سے آکر لوگ آباد ہوئے۔ سمندر کے کنارے کئی دیہات آباد ہوئے اور مقامی بادشاہتوں کا نظام جاری ہوگیا۔ انیسویں صدی کے آغاز میں ایک علاقائی بادشاہ Kamehameh the Ist ان جزائر کو متحد کرکے ایک بادشاہت قائم کرنے میں کامیاب ہوگیا اور ۱۸۱۰ء میں وہ متحدہ ہوائی کا بادشاہ بنا۔

برطانوی مہم جُو جیمز کک نے ۱۷۷۸ء میں ہوائی کو دریافت کیا۔ اگلے ہی سال وہ مقامی باشندوں کے ہاتھوں قتل ہوگیا لیکن امریکی اور یورپین سیاحوں نے یہاں آنا جانا شروع کردیا اور یہاں کے لوگوں کو مویشیوں سے متعارف کروایا۔ ہوائی کی دریافت کے وقت یہاں کی آبادی تین لاکھ تھی لیکن بیماریوں اور جنگوں کی وجہ سے ۱۸۵۰ء میں یہ ۷۵ ہزار رہ گئی۔ ہوائی کے بارہ میں ایک مضمون مکرم محمد محمود طاہر صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۷/اپریل ۲۰۰۰ء کی زینت ہے۔

ہوائی جزائر کا وجود دس لاکھ سال قبل آتش فشاں کے پھٹنے کے نتیجہ میں ہوا۔ پھر اس آتش فشاں کے دہانے سے سینکڑوں سال تک لاوا بہتا رہا۔ ہوائی کا کُل رقبہ ۶۴۲۴/مربع میل ہے۔

۱۸۲۰ء میں امریکیوں نے ہوائی میں آنا شروع کیا اور ساتھ ہی عیسائی مشنری بھی یہاں آنے لگے اور عیسائیت یہاں پھیلنے لگی۔ مشنریوں نے ہوائی زبان کو تحریر میں لانے کا کام بھی کیا اور ملک کے لئے نیا آئین بنایا۔ امریکیوں نے بے زمین لوگوں میں زمین تقسیم کی اور لوگوں میں ووٹنگ سسٹم متعارف کروایا۔ امریکیوں نے پہلے ہوائی کی اقتصادیات پر قبضہ کیا اور پھر اس کی سیاست پر بھی قابض ہوگئے۔ دونوں ممالک میں کئی معاہدے ہوئے اور امریکی وزیر برائے ہوائی یہاں کا گورنر بن گیا۔ ۱۸۹۳ء میں امریکی فوج نے ہوائی کی ملکہ کو تخت سے سبکدوش کرکے ہوائی کو آزاد ریپبلک کا درجہ دیدیا گیا اور ڈول فیملی یہاں قابض ہوگئی۔ یہ فیملی مشنریوں کی اولاد تھی اور امریکہ سے الحاق اس کا بنیادی مقصد تھا۔ چنانچہ ۱۸۹۸ء میں امریکہ نے ہوائی پر قبضہ کرلیا لیکن اسے باقاعدہ امریکی ریاست کا درجہ بہت عرصہ کے بعد ملا۔

۱۹۹۶ء میں ہوائی کی آبادی بارہ لاکھ تھی جن میں سے تیسرا حصہ سفید فام، تیسرا حصہ جاپان سے آنے والوں کا اور چھٹا حصہ مقامی لوگوں کا ہے۔ ایک بڑی تعداد فلپائنی اور چینی آبادکاروں کی ہے۔ ۱۸۲۰ء میں ہوائی کا دارالحکومت بنائے جانے والے شہر ہونولولو کی آبادی اس وقت چار لاکھ ہے۔ ہونولولو کا مقامی زبان میں مطلب ہے "محفوظ بندرگاہ"۔ ہوائی کی اقتصادیات زراعت اور سیاحت پر منحصر ہے۔ گنا اور اناناس کی فصلیں بہت مشہور ہیں۔ یہاں سترہ ایئرپورٹ ہیں۔

مکرم رحمت اللہ شاکر صاحب

مکرم رحمت اللہ شاکر صاحب ۱۹۰۱ء کے اوائل میں فیض اللہ چک ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت حافظ نور محمد صاحبؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ۳۱۳ صحابہ میں ۵۸ویں نمبر پر شامل فرمایا ہے۔ محترم شاکر صاحب کی پیدائش سے پہلے ہی خدا تعالیٰ نے آپ کے والد محترم کو آپ کے باعمر ہونے کی بشارت دیدی تھی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی، کچھ عرصہ پرائیویٹ سروس کرتے رہے اور پھر ۱۹۲۷ء میں اپنے والد محترم کی خواہش پر قادیان آگئے اور الفضل میں ملازمت اختیار کرلی۔

محترم شاکر صاحب نے ۱۹۵۲ء تک الفضل کی بھرپور خدمت کی۔ نظم و نثر میں اپنی قلم کے جوہر دکھائے اور انتظامی امور بھی سرانجام دیئے۔ آپ بے باک، نڈر اور جداگانہ اسلوب کے مالک تھے اور آپ کی تحریر میں دوسروں کو قائل کرنے کی صلاحیت پائی جاتی تھی۔ آپ الفضل کے اسسٹنٹ ایڈیٹر، قائمقام ایڈیٹر اور مینیجر بھی رہے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد محترم شاکر صاحب نے سیالکوٹ میں رہائش اختیار کرلی اور وہاں بھی مختلف اخبارات سے منسلک رہے۔ "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" آپ کی معروف کتاب ہے جس کے کئی زبانوں میں ترجمے ہوچکے ہیں۔

آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے چاروں خلافتوں کا زمانہ پایا۔ آپ کو حضرت خلیفۃالمسیح الاوّلؓ کا دورِ خلافت بہت اچھی طرح یاد تھا۔ آپ ایک باعمل انسان تھے۔ آپ کی پہلی بیوی ۱۹۳۰ء میں وفات پاگئی تھیں جس کے بعد آپ نے دوسری شادی کی جن سے چھ بیٹے اور ایک بیٹی ہوئی۔ ۲۴/جون ۲۰۰۰ء کو آپ نے لاہور میں وفات پائی۔

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۵/ستمبر ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت محترم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کی ایک نظم سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

ہر طرف معجزۂ حسنِ بیاں گونجتا ہے
ایک آواز سے اب سارا جہاں گونجتا ہے
نور کی کوئی کرن چاروں طرف پھیلتی ہے
خطبہ سبطِ مسیحائے زماں گونجتا ہے
تم تو اس نام کے درپے تھے، یہ عالم یہ ہے
بس وہی نام کراں تا بہ کراں گونجتا ہے
حیف یہ لوگ سماعت سے ہوئے کیوں عاری
آسماں بولا ہے اور سارا جہاں گونجتا ہے

Muslim
MTV
AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

30/07/2001 – 05/08/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 30th July 2001

00.00 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.40 Children's Corner: Class with Huzoor Class No.140, Rec:06.03.99 First Part
01.15 Children's Programme: Children's Workshop – Prog. No.5
01.55 MTA USA: Island of Rockies
02.50 Ruhani Khazaine 18th Programme of Volume 3 of Izala Oham Organised by Jama'at Ahmadiyyat Rabwah
03.30 Rencontre avec les Francophones
04.30 Learning Chinese Lesson No. 225, Presented by - Usman Chou Sahib
05.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.361 Rec.25.12.97
06.00 Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.05 Interview: of Saqib Zervi Sb – Part 5
08.00 Ruhani Khazaine: ®
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.361 ®
09.55 Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
10.55 Children's Corner: Class with Hazoor No. 140, Rec.06.03.99 ®
11.30 Learning Chinese: Lesson No.225 ®
12.00 Tilawat, News, Dars ul Hadith
12.40 Bangali Service: Various Items
13.40 Rencontre Avec Les Francophones: ®
15.00 MTA USA: Island of Rockies ®
16.00 Children's Corner: Class with Hazoor Class No.140, Rec.06.03.99 – Final Part
16.30 Learning Chinese: Lesson No.225 ®
17.00 German Service:
18.05 Tilawat
18.15 Rencontre Avec Les Francophones ®
19.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.361 ®
20.20 Turkish Programme
20.55 Majlis e Irfan With Urdu Speaking Friends
21.55 Rohani Khazaine: Quiz Programme ®
22.35 MTA USA: Island of Rockies ®
23.30 Learning Chinese: Lesson No.225 ®

Tuesday 24th July 2001

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.55 Children's Corner: Guldasta No.48 Produced by MTA Pakistan
01.25 Children's Corner: Yassarnal Quran Class Lesson No.5
01.40 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.200 Rec: 28.05.97
02.45 Medical Matters: 'Care of hands and feet' Host: Dr. Sultan Ahmad Mubashir Sahib Guest: Dr. Abdul Rafiq Sami
03.15 Mulaqat With Bengali Friends Rec:24.07.01
04.15 Learning Languages: Le Francais C'est Facile Lesson No.9
04.50 Urdu Class: Lesson No.232 Rec: 08.12.96
06.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
06.55 Pushto Programme: Friday Sermon Rec: 07.07.00
07.30 Pushto Programme: Hadhrat Masih Maud (AS)'s love of The Holy Prophet (SAW) Speaker: Sahibzada Ghulam Ahmad Khan
07.50 Medical Matters: 'Care of hands and feet'® Host: Dr. Sultan Ahmad Mubashir Sb
08.35 Speech
08.55 Urdu Class: Lesson No.232 ®
10.00 Indonesian Service: Various Programmes
11.00 Children's Corner: Guldasta No.48 ®
11.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.9 ®
12.05 Tilawat, News
12.40 Bengali Service: Various Items
13.40 Bengali Mulaqat: With Huzoor ® Rec: 24.07.01
14.40 Documentary ®
15.05 Tarjamatul Quran Class: Lesson No.200 ®
16.10 Children's Corner: Guldasta No.48 ® Produced by MTA Pakistan
16.40 Children's Corner: Yassarnal Quran No.5
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 French Programme: Learning French ® Lesson No. 9
19.00 Urdu Class: Lesson No.232®
20.00 MTA Norway: Book reading Presented by Noor Ahmad Truls Bolstad Sahib
20.30 Bengali Mulaqat:With Huzoor Rec: 24.07.01 ®
21.30 Medical Matters: 'Care of hands and feet' ®
22.00 Tarjamatul Quran Class: Lesson No.200®
23.05 Documentary ®
23.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.9 ®

Wednesday 1st August 2001

00.00 Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
01.00 Children's Corner: Hikayatee Shereen Produced by MTA Pakistan
01.10 Children's Corner: Waqfeen e Nau Items
02.00 Documentary: from MTA USA
03.00 MTA Lifestyle: Perahan Sewing Lesson No.5
03.35 Mulaqat: With Huzoor & Atfal Rec:16.02.00
04.25 Learning Languages: Urdu Asbaaq Lesson No.57 Hosted by Maulana Ch. Hadi Ali Sahib
04.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.362 Rec:05.02.98
06.05 Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
06.50 Swahili Programme: Muzakhrah Hosted by Abdul Basit Shahid Sahib
07.40 Swahili Programme: Dars ul Hadith
08.05 MTA Lifestyle: Perahan – Sewing Lesson No.5
08.40 MTA Lifestyle: Al Maida 'Cheese Toast'
08.55 Liqaa Ma'al Arab: Session No.364 ®
10.00 Indonesian Service : Various Items
10.55 Children's Corner: Waqfeen e Nau Items ®
11.35 Urdu Asbaaq: Lesson No.57
12.05 Tilawat, News
12.30 Bengali Service: Various Items
13.30 Mulaqat: Hadhrat Khalifatul Masih IV With Atfal Rec.16.02.00 ®
14.30 Interview: Roshni ka Safar. A journey into the light
15.00 Documentary: From MTA USA®
16.00 Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
16.30 Learning Languages: Urdu Asbaaq No.57 ®
17.00 German Service: Regenbogen, Ihre Fragen
18.05 Tilawat
18.15 French Programme: Mulaqat No. 11
19.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.364 Rec.05.02.98
20.30 Mulaqat: Hadhrat Khalifatul Masih IV With Atfal Rec.16.02.00 ®
21.35 Documentary: From MTA USA®
22.35 MTA Lifestyle:Perahan, Sewing Les. No.5 ®
23.10 MTA Lifestyle: Al Maida 'Cheese Toast'®
23.30 Urdu Asbaaq No.57 ®

Thursday 2nd August 2001

00.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
01.00 Children's Corner: Guldasta No.49 Produced by MTA Pakistan
01.30 Hunar: Dry flower arrangement production of Lajna, Pakistan
02.00 Homeopathy Class: Lesson No.37 By Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec:19.09.94
03.05 Quiz: History of Ahmadiyyat, No.95 Hosted by Faheem Ahmad Khadim Sahib
03.35 Q/A Session: With English Speaking Friends Rec: 29.09.96 Final Part
04.20 Learning Languages: Learning Chinese Lesson No.5 / Hosted by Usman Chou Sahib
04.50 Urdu Class: Lesson No.233 / Rec: 13.12.96
06.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00 Sindhi Prog: Quiz Seeratun Nabi (saw) and Seerat Hadhrat Masih Maud (AS)
07.10 Sindhi Prog.: Dars ul Hadith 'Obedience'.
07.30 Hunar: 'Dried flower arrangements'®
08.00 Quiz: History of Ahmadiyyat, No.95®
08.35 Speech: By Mau. Hafiz Muzaffar Ahmad Sb. 'Khilafate Ahmadiyya'.
09.05 Urdu Class: Lesson No.233, Rec: 13.12.96 ®
10.10 Indonesian Service: Various Items
11.05 Children's Corner: Gulasta No.49
11.35 Learning Chinese: Lesson No.5 ®
12.05 Tilawat, News
12.40 Bengali Service: Friday Sermon, Rec:01.09.95
13.50 Q/A Session: With English Speaking Friends, 29.09.96 ® Final Part
14.25 Speech: by Hafiz M. Ahmad Sb. ®
15.00 Homeopathy Class: Lesson No.37, Rec.19.09.94®
16.00 Children's Corner: Guldasta No.49 Produced By MTA Pakistan ®
16.30 Learning Chinese: Lesson No.5 ®
17.00 German Service:
18.05 Tilawat
18.10 French Programme:
19.10 Urdu Class: Lesson No.233 ®
20.25 Q/A Session: With English Speaking Friends, Rec.29.09.96 ® - Final Part
21.20 Homeopathy Class: Lesson No.37 ®
22.20 Quiz: History of Ahmadiyyat, No.95 ®
22.50 Speech: by Hafiz M. Ahmad Sb. ®
23.25 Learning Chinese: Lesson No.5 ®

Friday 3rd August 2001

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
01.00 Children's Corner: from Canada, Class No.58, With Naseem Mehdi Sb
02.00 Majlis-e-Irfan: Huzoor with Urdu Speaking Friends, Rec:20.10.00
03.05 Lajna Magazine: No.6 Produced by MTA Pakistan
03.45 Documentary: A trip to a Mango Farm
04.25 MTA Sports: Badminton Semi Final Majlis Ansarullah Pakistan
04.50 Urdu Class: Lesson No.234 / Rec.14.12.96
06.05 Tilawat, Dars Hadith, News
07.00 Saraiky Programme: Friday Sermon Rec: 07.02.01
07.35 MTA Variety: Review of Religion
08.00 Lajna Magazine: Prog. No.6
08.45 Speech: by Hafiz M. Ahmad Sb.
09.20 Urdu Class: With Huzoor Lesson No.234 ®
10.20 Indonesian Service: Various Items
10.50 Bengali Service: Khilafat A Divine Institution
11.20 MTA Sports: Badminton Semi Final. ®
11.45 Nazm & Darood Shareef
12.00 Friday Sermon: Live From London
13.0 Tilawat, News
13.25 Majlis e Irfan: Hazoor With English Speaking Friends Rec.20.10.00
14.20 Documentary: A Trip to a Mango Farm ®
14.55 Friday Sermon: 03.08.01 ®
16.00 Children's Corner: Class No.58 ® Produced by MTA Canada
17.00 German Service: Various Items.
18.00 Tilawat, Dars ul Hadith
18.15 French Programme.
18.50 Urdu Class: Lesson No.234 ®
19.50 Belgian Programme:
20.20 Friday Sermon ®
21.20 Documentary: A trip to a Mango Farm ®
21.55 Majlis Irfan Rec.20.10.00 ®
22.50 Lajna Magazine: No.6 ®
23.30 MTA Sports: Badminton Semi Final ®

Saturday 4th August 2001

00.06 Children's Corner: Waqfeen-E-Nau
01.00 Prog. No.3 - Produced by MTA Pakistan
01.30 Kehkashan Programme: Host: Nafees Ahmad Ateeq Sahib
01.50 Friday Sermon: Rec.03.08.01 ®
02.50 Computer for Everyone: Part 110 Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
03.30 Mulaqat: With German Speaking Friends Rec:25.07.01
04.30 Learning Language: Urdu Asbaaq Lesson No.5 - By Maulana Ch. Hadi Ali Sahib
05.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.365 Rec:10.02.98
06.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
07.00 MTA Mauritius: Class des Enfants
07.50 Tabarukaat: ' West & Islam' By Hadhrat Ch. Sir Zafrullah Khan Sb.
09.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.365 ®
10.00 Indonesian Service:
11.00 Learning Languages: Urdu Asbaq Lesson No.5 ®
11.30 Children's Corner: Waqfeen-e-Nau Pro. No.3
12.05 Tilawat, News
12.40 Bengali Service: Various Items
13.40 Mulaqat With German Speaking Friends ®
14.40 Computers For Everyone: Part No.110 ®
15.20 Quiz: Khutbat-e-Imam, Quiz from 26.11.99 Khutba's
15.55 Children's Class: With Huzoor, Rec. 04.08.01
16.55 German Service:
18.00 Tilawat & French Programme
18.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.365 ®
19.50 Arabic Programme: Tafseer ul Kabir By Munir Adilbi Sahib – Prog. No.27
20.25 Mulaqat With German Speaking Friends ®
21.25 Computers for Everyone: Part No.110 ®
22.00 Children's Class With Huzoor ®
23.00 Quiz: Khutabate-e-Imam ®
23.35 Learning Languages: Urdu Asbaq No.5 ®

Sunday 5th August 2001

00.00 Tilawat, News
01.00 Children's Corner: Quiz Hifze Ishaar No.6
01.15 Children's Corner: Kudak No.7
01.30 Darsul Quran: From London By Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No.5, Rec: 26.12.98
03.00 Hamari Kaenat: No.102 Presented by Sayed Tahir Ahmad Sahib
03.25 Mulaqat: Young Lajna and Nasirat Rec:29.07.01
04.25 Learning Languages: French Class No.6
04.50 Urdu Class: Lesson No.235
06.05 Tilawat, News
07.00 Dars ul Quran: Lesson No.5 ®
08.30 Chinese Programme: Book reading Presented by Usman Chou Sahib
08.50 Urdu Class: Lesson No.235 ®
09.55 Indonesian Service: Various Items
10.55 Children's Class with By Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
12.00 Announcement, Tilawat, MTA News
12.35 Bengali Service: Various Items
13.35 Mulaqat: Young Lajna and Nasirat Rec.29.07.01
15.00 Friday Sermon: Rec.03.08.01 ®
16.15 Children's Corner: Kudak No.7 ®
16.30 Learning French: Lesson No.6
16.55 German Service: Various Items
18.00 Tilawat
18.20 English Language Programme
19.05 Urdu Class: Lesson No.235 ®
20.05 Documentary: Safar Hum Ne Kiya
20.25 Mulaqat: With Nasirat & Young Lajna ®
21.40 Dars ul Quran: Lesson No.5 ®
23.10 Hamari Kaenat: Prog. No.102
23.30 Learning French: Lesson No.6

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 Friday, July 27, 2001 Issue No. 30

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

نام نہاد ''خلافت'' کا جنازہ مسلمانوں کے کندھوں پر

۲۸/جنوری ۲۰۰۱ء کو لاہور کے ایوان اقبال میں ڈاکٹر اسرار صاحب کے خلافتی ٹولہ کی ایک ''خلافت کانفرنس'' کا انعقاد ہوا جس کی باتصویر اور مفصل رپورٹ ڈاکٹر اسرار کے ہفت روزہ ''ندائے خلافت'' مورخہ ۱۶/فروری ۲۰۰۱ء میں سپرد اشاعت ہوئی ہے۔ کانفرنس اور شرکاء سبھی پاکستانی تھے مگر بنگلہ دیش کے ایک مولوی اور نائب سفیر افغانستان حبیب اللہ فوزی نے اسے بیک جنبش قلم ''انٹرنیشنل'' بنادیا۔ لیفٹیننٹ جنرل (ر) حمید گل نے کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے بتایا:

''ڈاکٹر صاحب نے صحیح وقت پر یہ کانفرنس منعقد کی ہے۔ آج پاکستان کے پاس نظام خلافت کے علاوہ کسی دوسرے نظام کی آپشن موجود نہیں۔ ویسے بھی پاکستان کے تصور و تخلیق کا تحریک خلافت سے بہت گہرا تعلق ہے کیونکہ پاکستان خلافت کے قیام کے لئے ہی وجود میں آیا تھا۔ پاکستان، اسلام اور خلافت لازم و ملزوم ہیں۔ خلافت کے بغیر پاکستان مکمل نہیں۔

اب آیئے عالمی خلافت کے قیام کی طرف کہ اس کا کیا سکوپ ہے؟ اس ضمن میں پہلی بات تو یہ ہے کہ خلافت خود مسلمانوں کے ہاتھوں ختم ہوئی۔ اگر آج علامتی طور پر بھی یہ ادارہ قائم ہوتا تو مسلمانان عالم کے حالات مختلف ہوتے''۔

(ندائے خلافت ۱۴/فروری ۲۰۰۱ء صفحہ ۹)

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

ڈاکٹر اسرار اور ان کے حاشیہ نشین ملاؤں کو کان کھول کر سن لینا چاہئے کہ برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں کو اب زیادہ دیر تک خلافت کے نعروں اور تحریکوں اور کانفرنسوں کا فریب نہیں دیا جاسکتا کیونکہ یہ حقیقت ہزار دبیزی پردوں میں چھپائے چھپ نہیں سکتی کہ نام نہاد 'تحریک خلافت' کا ڈھونگ مسٹر گاندھی اور اس کے نام نہاد مسلمان چیلوں نے مسلمانان ہند کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے رچایا تھا۔ تباہی کا منصوبہ فرقہ پرست کانگرسی ہندو لیڈروں کا تھا جس پر ڈاکٹر اسرار کے مرشد عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کام کر رہے تھے اس لئے انہوں نے مسجد خیر الدین امرتسر میں صاف اعلان کر دیا تھا کہ:

''میں مسٹر گاندھی کو بالقوہ نبی مانتا ہوں''

(اخبار اتفاق ذوالفقار بحوالہ رہنمائے تبلیغ صفحہ ۱۳۹۔۱۴۰۔ از سید طفیل محمد شاہ صاحب سالار والا)

مسیح پاکؑ کے خلیفہ موعود سیدنا محمودؓ نے اسی زمانہ میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ:

''جس شخص کو تم نے اپنا مذہبی راہنما بنایا ہے وہ تو ایک مومن بھی نہیں۔ پس محمد رسول اللہ ﷺ کی اس ہتک کا نتیجہ پہلے سے زیادہ سخت دیکھو گے اور اگر باز نہ آئے تو اس جرم میں مسٹر گاندھی کی قوم کی غلامی اس سے زیادہ تم کو کرنی پڑے گی''۔

('ترک موالات اور احکام اسلام'۔ تصنیف دسمبر ۱۹۲۰ء۔ انوارالعلوم جلد ۵ طبع اول صفحہ ۲۷۴۔ مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن)

آج ہندوستان اور کشمیر کے مظلوم مسلمان گاندھی کی قوم کی طرف سے جس لرزہ خیز قیامت سے دوچار ہیں وہ ڈاکٹر اسرار کے مرشد اور ''تحریک خلافت کے اولین علمبردار عطاء اللہ شاہ بخاری'' اور دوسرے خلافتی لیڈروں کی گاندھی پرستی ہی کا نتیجہ ہے جو عذاب کی شکل میں برصغیر پر نصف صدی سے مسلط ہے اور جس کا تصور ہی درد مند دل رکھنے والے مسلمان کو خون کے آنسو رلا دیتا ہے۔

منہاج نبوت پر خلافت کے قیام کی خوشخبری

ڈاکٹر اسرار نے کانفرنس کے افتتاحی خطاب میں اپنی خود ساختہ تحریک خلافت کی حقانیت اور کامیابی کے ثبوت میں مسند احمد بن حنبل کی اس مشہور حدیث کا حوالہ دیا ہے جس میں آخری زمانہ میں خلافت علی منہاج النبوت کے از سر نو قیام کی بشارت دی گئی ہے۔

(''ندائے خلافت'' ۱۴/فروری ۲۰۰۱ء صفحہ ۸،۷)

حالانکہ یہ بالکل واضح بات ہے کہ خلافت علی منہاج النبوۃ خدا کے مامور اور نبی کے ظہور سے وابستہ ہے اس لئے خاتم الانبیاء محمد مصطفی ﷺ نے ایک طرف یہ اعلان فرمایا کہ مہدی اور مسیح دونوں ایک ہی شخصیت ہیں۔ (ابن ماجہ کتاب الفتن)

دوسری طرف وضاحت کی کہ امت محمدیہ مسیح کو مہدی کی شکل میں دیکھے گی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱)

تیسری طرف چودہ سو سال قبل یہ منادی

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

ریجنل جلسہ سالانہ تنکو دوگو

اور افتتاح مسجد احمدیہ باڈو (Bado) (بورکینا فاسو۔ مغربی افریقہ)

(رپورٹ: محمود ناصر ثاقب۔ امیر ومشنری انچارج بورکینا فاسو)

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ بورکینا فاسو ہر سال چند جماعتوں کو اکٹھا کر کے سرکٹ لیول پر جلسے کرتی ہے۔ پھر اس سے وسیع دائرے میں ریجنل جلسے کئے جاتے ہیں۔ اور پھر نیشنل جلسہ سالانہ ہوتا ہے۔ یہ جلسے خدا کے فضل سے نومبایعین کی تربیت اور تقویت ایمان کا باعث بنتے ہیں۔

بورکینا فاسو کے جنوبی بارڈر کے قریب ہمارا مشن تنکو دوگو شہر میں واقع ہے۔ اس طرف سے بورکینا فاسو کی سرحد ٹوگو (Togo) سے ملتی ہے۔

ہو رہے تھے۔

اسی روز صبح نماز تہجد سے کارروائی کا آغاز ہو چکا تھا۔ گیارہ بجے کا وقت مہمانوں کو دیا گیا تھا لہٰذا وقت مقررہ پر مہمان پہنچ گئے جن میں ہائی کمشنر کے نمائندہ، ملٹری سپیشل فورس کے ریجنل سربراہ، محکمہ زراعت کے آفیسر، نیشنل اور پرائیویٹ ریڈیو کے نمائندگان نیز سرکاری اخبار کے نمائندے بھی تشریف لائے تھے۔

باڈو جماعت کا قیام ۱۹۹۸ء میں ہوا۔ اس وقت ان کے پاس کوئی مسجد نہ تھی۔ لوگ کھلی فضا میں

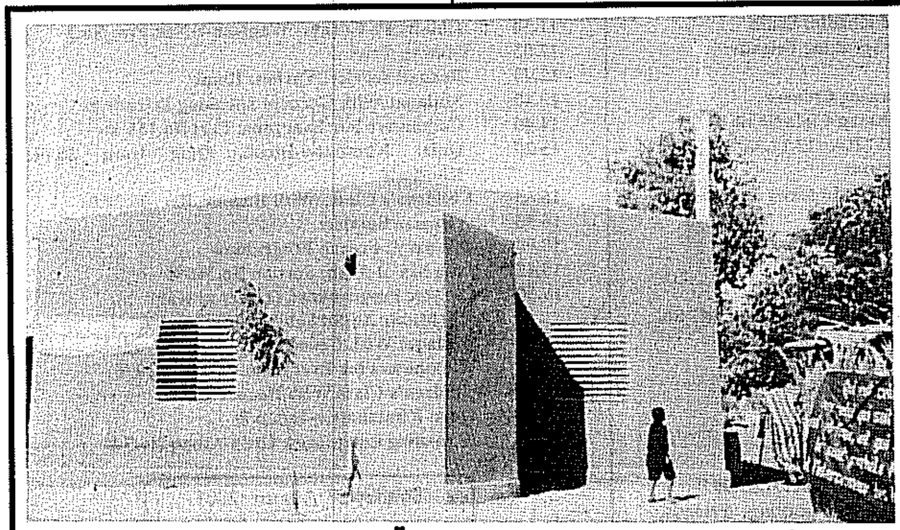

بورکینا فاسو (مغربی افریقہ) میں باڈو کے مقام پر نوتعمیر شدہ مسجد کا ایک خوبصورت منظر

ریجنل جلسہ کا پروگرام تنکو دوگو سے ۱۷ کلومیٹر جنوب مغرب کی طرف ایک جماعت باڈو (Bado) میں رکھا گیا کیونکہ حال ہی میں نوتعمیر ہونے والی مسجد کا افتتاح مقصود تھا۔ ریجنل جلسہ کی تاریخیں یکم اور ۲/فروری مقرر ہوئیں جس کی اطلاع اس ریجن کی تمام جماعتوں کو کر دی گئی۔

یکم فروری کو بعد از نماز عصر کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت، قصیدہ اور دعا کے بعد صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی گئی۔ اسی طرح رات کو ایک لمبی مجلس سوال وجواب ہوئی۔

خاکسار ۲/فروری کو واگاڈوگو سے باڈو پہنچا۔ مسجد کے احاطہ کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ احمدی بچے اور بچیاں لائنوں میں کھڑے نغمات گا رہے تھے۔ ساتھ ساتھ احمدیت زندہ باد کے نعرے بلند

نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ اسی طرح نماز جمعہ کے لئے بھی کوئی اہتمام نہ تھا۔ مقامی احباب کا جماعت کے ساتھ تعاون اور مالی قربانی کے پیش نظر ریجنل مبلغ نے یہاں تعمیر مسجد کی سفارش کی۔ لہٰذا ۲۰/اکتوبر ۲۰۰۰ء کو مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس موقعہ پر ارد گرد کے دس دیہات سے احباب تشریف لائے جن میں سات امام اور چار چیف شامل تھے۔

اس پروگرام میں دو صد افراد حاضر تھے۔ خاکسار نے بنیادی اینٹ نصب کی اور مساجد کی تعمیر کے فلسفہ اور اہمیت پر اظہار خیال کیا اور تقویٰ کو بنیاد بنا کر مسجد کی تعمیر کی طرف توجہ دلائی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت جلد مسجد کی تعمیر کا کام مکمل ہوا اور ۲/فروری ۲۰۰۱ء کو اس کا افتتاح

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔